عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۷ | ۲۶ ذوالحجہ تا ۴ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ مطابق ۸ تا ۱۵ ستمبر ۲۰۱۸ء | شمارہ: ۳۴

نیا سال مبارک

امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

فضائل و خدمات

اسلامی کیلنڈر

تاریخی مطالعہ

خوش خبریاں

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

بزرگوں کے احترام میں کھڑے ہونا

س:...... مسئلہ یہ ہے کہ کیا اپنے اساتذہ کرام، مشائخ اور بزرگان کے احترام اور تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے یا نہیں، آیا شریعت میں اس کا ثبوت ہے یا نہیں، بعض ساتھی اس کو مطلقاً ناجائز سمجھتے ہیں؟

ج:...... اساتذہ کرام، اکابر و مشائخ اور بزرگانِ دین کی تشریف آوری کے مواقع پر حاضرین مجلس کے لئے ان کے احترام اور تعظیم میں کھڑا ہونا جائز ہے، بشرطیکہ اس طرح کھڑے ہونے سے ان کو اذیت اور تکلیف نہ ہو، اس کو بالکل ناجائز سمجھنا درست نہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک موقع پر حضرات انصار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سردار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ انصار کو حضرت سعدؓ کے احترام میں کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصار قوموا الی سیّدکم ..... متفق علیہ۔“

(مشکوٰۃ، ص:۴۰۳، باب القیام کتاب الآداب)

اس حدیث کی تشریح میں ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”وقال بعض العلماء: فی الحدیث اکرام اھل الفضل من علم او صلاح او شرف بالقیام لھم اذا اقبلوا، ھکذا احتج بالحدیث جماھیر العلماء۔“

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ، ص:۳۰،۴۷/۸، کتاب الآداب طبع رشیدیہ)

فتاویٰ محمودیہ میں ہے: جب وہ (بزرگ) تشریف لائیں تو ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا جائز ہے۔ (ص:۱۲۰، ج:۱۹، طبع جدید)

ائمہ حرمین شریفین کے پیچھے نماز پڑھنا

س:...... کیا حرمین شریفین کے ائمہ کے پیچھے کسی حنفی کے لئے نماز پڑھنا جائز ہے؟ بعض لوگ وہاں کے ائمہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے بلکہ اپنے کمروں میں اپنی نمازیں الگ پڑھتے ہیں۔

ج:...... بصورت مسئلہ ائمہ حرمین شریفین کے پیچھے نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔ سوال میں درج بعض لوگوں کا یہ طرزِ عمل قطعاً غلط ہے اور جہالت پر مبنی ہے۔

بے وضو تلاوت کرنا

س:...... کیا بے وضو زبانی طور پر قرآن کریم کی تلاوت کرنا، ذکر اذکار اور درود شریف پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... جائز ہے، بہتر یہ ہے کہ باوضو ہوکر مذکورہ اعمال ادا کئے جائیں، لیکن اگر کسی وجہ سے وضو نہ ہوسکے تو زبانی طور پر تلاوت کلام پاک وغیرہ کی گنجائش ہے۔

قادیانی کو قربانی کا گوشت دینا

س:...... کیا کسی قادیانی کو قربانی کا گوشت دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج:...... قادیانی اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کھلے دشمن ہیں، مرتد اور زندیق ہیں، ان کو قربانی کا گوشت دینا قطعاً جائز نہیں اور بہ نیت ثواب دینے سے تو اپنا ایمان بھی ضائع ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوّۃ

مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۷ ۲۶ ذوالحجہ تا ۴ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ مطابق ۸ تا ۱۵ ستمبر ۲۰۱۸ء شمارہ:۳۴

سرپرست
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیزالرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

''خوش خبریاں''	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
امیرالمومنین سیدنا عمر فاروقؓ... فضائل وخدمات	۷	مفتی شعیب عالم
اسلامی کیلنڈر.... تاریخی مطالعہ	۹	محمد رضی الدین معظم
ختم نبوت انعام گھر بکی مروت	۱۵	مولانا محمد ابراہیم اداسی
۷ ستمبر ۱۹۷۴ء... قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ (۲)	۱۷	آغا شورش کاشمیریؒ
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار	۲۲	ادارہ
معتمد وغیر معتمد تفاسیر (۳۷)	۲۵	مولانا فضل محمد یوسف زئی
ٹھٹھہ میں مبلغین ختم نبوت کے خطبات جمعہ	۲۷	مولانا عبدالحی مطمئن

زرِتعاون

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

بنیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام کا ثواب

حدیث قدسی ۲: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا تو میں نے زمین کے مشرق اور مغرب کے تمام حصے دیکھے اور بے شک میری امت کی سلطنت اس زمین پر ہونے والی ہے جو مجھ کو دکھائی گئی ہے اور مجھ کو دو خزانے سرخ اور سفید رنگ کے دیئے گئے اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے متعلق سوال کیا کہ اس کو عام قحط سے ہلاک نہ کیا جائے اور میں نے یہ بھی کہا کہ میری امت پر سوائے میری امت کے کسی ان کے دشمن کو ان پر مسلط نہ کیا جائے کہ وہ دشمن ان کے ملک اور ان کے مقام سلطنت کو اپنے لئے مباح کرلے۔ میرے رب نے ارشاد فرمایا: اے محمد! جب میں کسی امر کا حکم کرتا ہوں پھر وہ واپس نہیں کیا جاتا، بے شک میں نے تیری امت کے لئے یہ بات تجھ کو دے دی کہ ان کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا اور ان پر کسی دشمن کو مسلمانوں کے سوا مسلط نہ کروں گا کہ وہ ان کے مقام سلطنت کو اپنے لئے مباح جانے، اگرچہ ان پر وہ لوگ اکٹھے ہوجائیں جو زمین کے اطراف میں آباد ہیں، یہاں تک کہ بعض ان کے ہلاک کریں بعض کو اور بعض ان کے قید کریں بعض کو۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ دونوں باتیں منظور کرلی گئیں عام امت کو قحط سے بھی محفوظ رکھا جائے گا اور عام امت پر دشمن کو بھی مسلط نہ کیا جائے گا خواہ روئے زمین کی تمام قومیں اس امر کی خواہش کریں اور جمع ہوجائیں۔

حدیث قدسی ۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہاری مدت زندگی پہلی امتوں کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے عصر کے وقت سے غروب آفتاب تک کا وقت ہوتا ہے اور یہود و نصاریٰ کے مقابلہ میں تمہاری مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مزدوروں سے یہ کہہ کر مزدوری ٹھہرائی کہ کون ہے جو دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کرے، چنانچہ یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر کام کیا پھر اس نے کہا کون شخص ہے جو عصر کے وقت تک ایک ایک قیراط پر کام کرے تو نصاریٰ نے دوپہر سے لے کر عصر کے وقت تک کام کیا، پھر اس نے کہا کون ہے جو عصر سے مغرب تک دو دو قیراط یعنی دگنی مزدوری پر کام کرے؟ سو خبردار ہو کہ تم وہ ہو جنہوں نے عصر سے مغرب تک دو دو قیراط پر کام کیا، آگاہ ہوا تم کو دوہرا اجر عطا ہوگا۔

(جاری ہے)

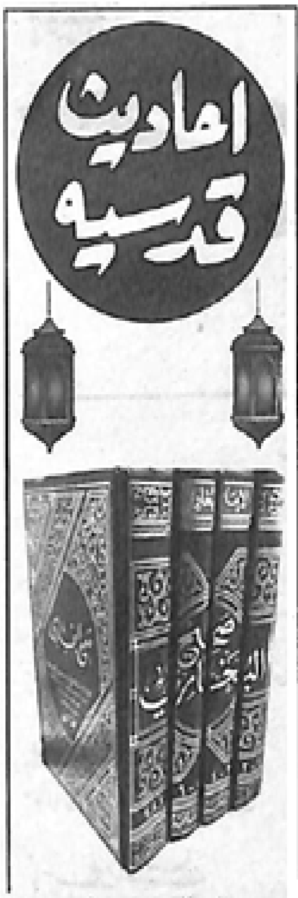

سحبان الہند حضرت

مولانا احمد سعید دہلویؒ

حضرت مولانا مفتی

محمد نعیم دامت برکاتہم

جماعت کی نماز

س:......کیا جماعت کی نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد میں جاکر پڑھنا افضل ہے؟

ج:......جی ہاں! مسجد میں جاکر نماز باجماعت ادا کرنے سے مسجد کا ثواب علیحدہ ملتا ہے، نیز مسجد کی جماعت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے کثرت جماعت کا ثواب بھی ملتا ہے، مزید یہ کہ جماعت کی صف کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں علیحدہ علیحدہ اور اکیلے اکیلے نماز پڑھنے والوں کے مقابلے میں زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔

س:......کیا باجماعت نماز ادا کرنے والوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی خاص خوشخبری بھی عنایت فرمائی گئی ہے؟

ج:......جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق جو شخص روزانہ پانچ نمازوں کو باجماعت چالیس دن تک اخلاص کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ تکبیر تحریمہ میں بھی امام کے ساتھ شریک ہو یعنی اس کی تکبیر اولیٰ امام صاحب کے ساتھ ادا کرنے سے نہ رہ جائے تو اس کو دو پروانے دیئے جاتے ہیں، ایک جہنم سے چھٹکارے کا اور دوسرا نفاق سے بری ہونے کا، یعنی وہ شخص نہ جہنم میں داخل ہوگا اور نہ منافقوں میں داخل ہوگا۔ (ترمذی شریف، ج:ص۱،ص:۱۲۷)

س:......شریعت نے باجماعت نماز کی ادائیگی کے حوالے سے پہلی صف میں نماز پڑھنے کی کیا اہمیت بتلائی ہے؟

ج:...... ایک حدیث کے مطابق تین چیزیں ایسی بتلائی گئی ہیں کہ اگر لوگوں کو ان کا ثواب معلوم ہوجائے تو آپس میں لڑکر اسے حاصل کریں (لڑائی کا مطلب یہ ہے کہ پوری تن دہی، ذوق وشوق اور اہتمام کے ساتھ اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں): (۱) اذان کہنا، (۲) جماعت کی نمازوں کے لئے دوپہر کے وقت جانا، (۳) پہلی صف میں نماز پڑھنا۔

(جاری ہے)

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

’’خوش خبریاں‘‘

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

گزشتہ ایک ماہ کے دوران حق تعالیٰ نے اسلامیان وطن کو بہت خوشخبریوں سے سرفراز فرمایا:

ا...... آپ جانتے ہیں کہ اسرائیل سے کسی مسلم ملک کے سفارتی تعلقات نہیں ہیں۔ لیکن عرصہ سے وہاں قادیانی جماعت کا دفتر ہے۔ قادیانی جماعت کے افراد اسرائیلی فوج میں شامل ہیں۔ قادیانی جماعت کو اسرائیلی حکومت کی مکمل سرپرستی حاصل ہے۔ قادیانیوں نے اسرائیل میں العودہ کے ایک شخص کو زیردام کیا۔ قادیانی چینل عربی کے انچارج بھی اسرائیلی قادیانی تھے۔ پہلے عودہ خاندان کے کئی افراد قادیانیت سے تائب ہوئے۔ ان اسلام قبول کرنے والوں میں حسن عودہ، اور پھر ہانی طاہر بھی شامل ہیں۔ ہانی طاہر نے مرزا غلام احمد قادیانی کی عربی دانی کو موضوع تحقیق بنایا۔ تحقیق سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ مرزا قادیانی کی کتاب ’’اعجاز المسیح‘‘ جسے وہ اعجاز قرار دیتا ہے، قصیدہ اعجازیہ یا اعجاز احمدی کتابوں میں ان گنت صرف ونحو کی غلطیاں ہیں۔ یہ اعجاز تو درکنار معیار بلاغت سے بھی اتنی کوسوں دور ہے جتنے گدھے کے سر سے سینگ۔ یاد رہے کہ مولانا سید نغیمت حسین مونگیری، مولانا قاضی ظفرالدین، پروفیسر اورینٹیل کالج لاہور، مولانا اصغر علی روحی بازی، مولانا محمد علی مونگیری نے مرزا قادیانی کے زمانہ میں مرزا کے اعجاز کے پرخچے اڑائے۔ مقابلہ میں عربی جوابی قصائد لکھے گئے۔ مولانا حکیم میر محمد ربانی نے بھی مرزا کے قصیدہ کا جواب لکھا۔ ان سب حضرات کے قصائد کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے احتساب قادیانیت جلد ۵۹ میں یکجا شائع کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ پر قربان کہ حال ہی میں فلسطین کے قادیانی ہانی طاہر نے مرزا کے اس قصیدہ پر تحقیق کی تو مرزا قادیانی کی عربی دانی کے دعویٰ کو نہ صرف باطل ومردود، فضول ویاوہ گوئی قرار دیا بلکہ خود بھی مرزا قادیانی اور قادیانیت پر چار حرف بھیج کر مسلمان ہوگیا۔ پھر قادیانیت کے رد میں تیغ براں کی طرح کاری وار کئے۔ ان کی تبلیغ سے کئی قادیانی مسلمان ہوئے۔ اب قادیانی چیف گرو مرزا مسرور نے ہانی طاہر کے جواب کے لئے فلسطین کے قادیانی عکرمہ نجمی کو جو قادیانی عبادت گاہ لندن کا نائب تھا کی ڈیوٹی لگائی۔ قدرت کے کرم کو دیکھئے کہ جب مرزا قادیانی کی عربی دانی کو عکرمہ نجمی نے جانچا تو مرزا قادیانی کو قدیم عربی قصائد سے چوری کرنے والا، سارق اور قذاق پایا۔ پس یہ بھی اسی ماہ قادیانیت سے تائب ہوگئے۔

۲......اس ماہ میر پور خاص سندھ جامع مدینہ مسجد شاہی بازار کے نوجوان عالم دین و بے باک خطیب مولانا حفیظ الرحمٰن فیض کے ہاتھ پر ۱...... جناب اسحاق میررانی، ۲...... مسمات فضیلت زوجہ محمد اسحاق میررانی، ۳......اقصیٰ بنت محمد اسحاق میررانی، ۴...... ماہ نور بنت اسحاق میررانی، ۵...... پروین بنت محمد اسحاق میررانی نے قادیانیت پر چار حرف ڈال کر علیٰ روس الاشہاد اسلام قبول کرلیا۔

۳......اسی ماہ ۳۰ رجولائی کو قادیانی جماعت محمود آباد جہلم کے دو خاندانوں کے گیارہ افراد نے قادیانیت ترک کرکے جامعہ تعلیم الاسلام حنفیہ جہلم کے مفتی حضرت مولانا محمد شریف کے ہاتھ پر اسلام قبول کرلیا۔جن کے نام یہ ہیں۔ ۱...... ملک عزیز احمد بن محمد سلیم، ۲......شاہدہ پروین زوجہ ملک عزیز احمد، ۳...... مصباح بشریٰ دختر ملک عزیز احمد، ۴...... صالحہ عزیز دختر ملک عزیز احمد، ۵...... بشارت احمد ملک بن ملک عزیز احمد، ۶...... ملک ظفر اللہ خان بن ملک محمد اسماعیل، ۷...... امۃ اللہ زوجہ ملک ظفر اللہ خان، ۸......رضوانہ ثروت دختر ملک ظفر اللہ خان، ۹...... حبہ البشریٰ دختر ملک ظفر اللہ خان، ۱۰......عثمان عمر بن ملک ظفر اللہ خان، ۱۱...... عدنان احمد بن ملک ظفر اللہ خان۔

یاد رہے کہ محمود آباد میں قادیانی جماعت کی کسی زمانہ میں اجارہ داری تھی۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے عوامل میں یہاں مرزائے قادیان کی رائل فیملی کے ایک فرد کی فیکٹری ہے جس سے مسلمانوں پر فائرنگ کی گئی تھی۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی میں جرح کے دوران چھٹی کے دنوں مرزا ناصر یہاں محمود آباد آ کر تھکاوٹ دور کرتا تھا۔ پھر ایک وقت آیا کہ اسی محمود آباد کے جناب پروفیسر مرزا منور مسلمان ہوئے۔ پھر ہوتے ہوتے ۲۹ قادیانی مسلمان ہوگئے۔ جس گاؤں میں قادیانی اجارہ تھی اب وہاں یادگار اسلاف حضرت مولانا عبداللطیف جہلمیؒ کے جانشین مولانا قاری خبیب احمدؒ کے زمانہ سے جامعہ حنفیہ جہلم کی شاخ کے طور پر وہاں مدرسہ قائم ہے۔ مسجد و مدرسہ بڑی کامیابی سے چل رہے ہیں۔ اس وقت ان کا اہتمام صاحبزادہ مولانا قاری محمد ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں ہے۔ اب اسی گاؤں کے ۱۱ متذکرہ بالا افراد نے قادیانیت ترک کرکے اسلام قبول کیا ہے۔

۴......کوثر بیگم زوجہ لیاقت، دختر محمد صدیق عمر ۷۴ سال چھنی قریشیاں چناب نگر (حال رہائش جرمنی) نے جامعہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری کے ہاتھ پر قادیانیت ترک کرکے اسلام قبول کیا۔

۵......کوٹ قاضی نزد چناب نگر کے جناب محمد جاوید ان کی اہلیہ حلیمہ اور بچوں سمیت پانچ افراد نے قادیانی ترک کرکے اسلام قبول کر لیا۔ جناب برادر الیاس اور جناب ماسٹر عبدالقیوم عاصم نے ان کو جا کر مبارکباد پیش کی۔

۶......اسی طرح ایک اور گھرانہ کے چھ افراد نے بھی قادیانیت ترک کردی ہے جس کی عنقریب تفصیل گوش گزار ہوگی۔

قارئین سے التماس ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ گم کردہ راہ لوگوں کو ہدایت نصیب فرمائیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائیں کہ قادیانیوں کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ہو تاکہ قادیانیت اپنے انجام کو پہنچے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

امیر المومنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

فضائل و خدمات

مفتی شعیب عالم

وہ ہستی جس کا ذکر تورات و انجیل میں ہے، جس کے دور میں قرآن کریم کی پیش گوئیاں پوری ہوئیں، جس نے سرکار دو جہاں، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی مرض الوفات کی یہ وصیت کہ ”یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے نکال دو“ کو عملی جامہ پہنایا جو ”اشداء علی الکفار رحماء بینھم“ کا کامل نمونہ اور اعلیٰ مظہر تھا، جس کا وجود عطیۂ خداوندی اور تحفۂ سماوی تھا، جسے بہ طور خاص اسلام کے غلبے کے لئے مانگا گیا تھا، جس کا مسلمان ہونا، اسلام کی فتح، جس کی ہجرت مسلمانوں کی نصرت اور جس کی خلافت مسلمانوں کے لئے رحمت تھی۔ وہ مقدس ہستی جس کا رعب اور دبدبہ آج تک قائم ہے، جس سے دل دہلتے تھے، زمین کانپتی تھی، آسمان تھرتھراتا تھا اور شیاطین دور بھاگتے تھے۔ جو اس امت کا ”محدث“ تھا، تکوینیات میں سے جسے وافر حصہ ملا تھا، جس کی رائے منشاء خداوندی کے عین مطابق ہوا کرتی تھی اور وحی اس پر مہر تصدیق ثبت کر دیتی تھی، ہواؤں پر جس کی حکومت تھی اور اس کے پیغام کو دور پہنچاتی تھی۔ دریا جس کے کہنے پر رواں دواں ہو جاتے تھے اور زمین اس کے ضرب سے تھم جاتی تھی، جو خلیفہ برحق تھے، دو قبلوں کے فاتح تھے، نبوت کے خصائص و کمالات رکھتے تھے، جس کے دور میں تسبیح کی طرح آس پاس کے ممالک ٹوٹ کر بکھرنے لگے اور پکے ہوئے پھل کی طرح اسلام کی جھولی میں گرنے لگے۔ یوں تو کشور کشا اور فاتحین اسلامی ادوار میں اور بھی گزرے ہیں، جنہوں نے اسلامی تخت کو پھیلایا، ریاست کی حدود میں اضافہ کیا، بحر و بر پر حکومت کی، شہروں کو فتح اور دشمن کو مغلوب اور ان کی طاقت کو پست کیا مگر مسلمان سلاطین اور ان میں یہ فرق ہے کہ انہوں نے صرف دشمن کی تلواروں کو کند کیا، ان کے سروں کو جھکایا۔ ان کے شہروں کو فتح کیا مگر ان کے دلوں کو فتح نہ کر سکے، یہی وجہ ہے کہ اس طرح کے ممالک جلد یا بدیر اسلامی حلقہ سلطنت سے نکل گئے۔ یہی اندلس جس پر آٹھ سو سال تک اسلامی پرچم پورے آب و تاب سے لہراتا رہا، آج اوروں کے زیر اقتدار ہے اور وہاں کا قلعۃ الحمراء اور مدینۃ الزہراء مسلمانوں کی عظمت رفتہ پر نوحہ کناں ہیں۔ ہند میں تو جیسے مسلمانوں نے حکومت ہی نہیں کی۔ عربوں، غزنیوں، غوریوں، خلجیوں، تغلقوں، لودھیوں، سوریوں اور مغلوں کو یہاں کی سرزمین بھلا چکی ہے۔ یہی حال وسطی ایشیا کی ریاستوں کا ہے۔ اسلامی شعائر پر پابندی ہے۔ اسلام پر عمل گویا مٹھی میں انگاروں کو تھامنا اور کانٹوں پر چلنا ہے۔ غرض یہ کہ وہاں بھی اسلام اور مسلمانوں کی زبوں حالی، بے کسی، کمزوری اور کسمپرسی اپنے عروج پر ہے۔ اگر خالص انتظامی اور مادی نگاہ سے دور فاروقی کو دیکھا جائے تو بھی دور فاروقی اسلامی تاریخ میں منفرد اور ممتاز نظر آتا ہے۔ جو راحت اور چین ان کے دور میں مسلمانوں کو ملا تاریخ شاہد ہے کہ پھر مسلمانوں کو نہ مل سکا۔ عالمی طاقتوں کو انہوں نے سرنگوں کیا، بیت المال قائم کیا، مفتیوں اور قاضیوں کا تقرر کیا، محکمہ پولیس قائم کیا، ڈاک کا نظام جاری کیا، مردم شماری کرائی، زمین کی پیمائش کی، اسلامی کیلنڈر کا اجراء کیا، مفتوحہ ممالک میں فوجی چھاؤنیاں قائم کیں، اور مفتوحہ ممالک کو صوبہ جات میں تقسیم کیا اور تنخواہوں میں اپ گریڈیشن کا اصول جاری کیا۔

اب تک کی خامہ فرسائی سے آپ بخوبی جان گئے ہیں کہ سیّدنا ابوحفص عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق گفتگو ہو رہی ہے۔

نام عمر، کنیت ابوحفص اور لقب فاروق اعظم اور ولدیت خطاب تھی، نویں پشت میں سلسلہ نسب آقائے نامدار سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ بچپن میں اونٹ چرائے اور جوانی میں شرفاء کے علوم حاصل کئے۔ نزول وحی کے وقت ان سترہ ہستیوں میں سے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ بہترین

شہسوار تھے گھوڑے پر اچھل کر سوار ہو جاتے تھے، قوی جسمانی قوت و طاقت رکھتے تھے، عرب کے میلوں میں پہلوانی کرتے تھے۔ علم الانساب کے ماہر تھے، اس لئے افراد اور قبائل کے نسبی حالات اور ان کے خاندانی خصوصیات اور ذاتی کمالات سے بھرپور واقفیت رکھتے تھے اس لئے جو تقرر کرتے تھے درست اور موزوں کرتے اور عہدے کے لئے انتخاب میں غلطی نہیں ہوتی تھی۔

خاندانی وجاہت اور اونچے حسب و نسب کی بدولت سفارت کاری کا عہدہ ان کے خاندان کے پاس قدیم سے چلا آتا تھا۔ خود حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ قریش کے سفیر مقرر تھے۔ سفارت کے لئے سفراء میں متانت، سنجیدگی، معاملہ فہمی اور ذاتی وجاہت اس دور میں لازمی سمجھی جاتی تھی اور یہ تمام خصائص و صفات حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے خاندان کو حاصل تھیں۔

دوسری طرف روحانیت، اخلاص وللّٰہیت اور نبوت کے لئے لازم صفات و خصائص میں درجہ انتہاء تک پہنچے ہوئے تھے۔ نبوت کی خوبیاں اور کمالات اور اس کے لئے درکار صفات تمام کی تمام انہیں حاصل و میسر تھیں مگر اس وجہ سے نبی نہیں بنائے جا سکے کہ نبوت کا سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ آپ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ''یا خیر رجل'' کہہ کر مخاطب کیا، انہوں نے جواب دیا کہ آپ اس طرح مجھے پکارتے ہیں جب کہ میں نے نبوت کی زبانی سن رکھا ہے کہ ''ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر۔''

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے یہ قول کہ ''حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ میں یہ فرق ہے کہ دیگر صحابہ مرید رسول تھے، اور حضرت عمر مراد رسول تھے۔''

حقیقت میں ان کا اسلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کیونکہ اسلام سے پہلے ایسے کوئی شواہد و آثار اور خارجی قرائن و علامات نہیں تھے جن سے ان کے اسلام کی توقع جا سکتی ہو مثلاً حضرت ابوبکر صدیقؓ کو زمانہ بعثت سے نبوت کے ساتھ دوستی اور محبت کا شرف حاصل تھا، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نبوت کے گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نبوت کی گود میں پلے بڑھے تھے۔ مگر یہ تو سر لینے آرہے تھے اور سر دے کر چلے گئے۔

ایسی جامعیت کی حامل اور ہمہ جہت شخصیت کہ نبوت کی طرح امامت خطابت، وعظ و نصیحت اور تزکیہ و اصلاح بھی فرما رہے ہیں اور غنیمت کی تقسیم، میدان جنگ کے نقشے، سفراء سے ملاقات اور بیرون کے اسفار بھی فرما رہے ہیں۔

بہادری اور شجاعت ایسی تھی کہ باطل تار عنکبوت معلوم ہوتا تھا اور عاجزی و انکساری اس قدر کہ خاک کو بستر بناتے، بیواؤں کے لئے پانی بھرتے اور خود اونٹوں پر تیل ملتے تھے۔ قیصر کا نمائندہ ملنے آیا اس نے خلیفہ کے متعلق پوچھا لوگوں نے امیر المومنین کی طرف اشارہ کیا جو اس وقت سر کے نیچے اینٹ رکھے زمین پر آرام فرما رہے تھے وہ بولے کہ عمر! تمہیں آرام کا حق ہے تم جہاں چاہو آرام کر سکتے ہو مگر حکمراں رعایا پر ظلم کرتے ہیں اس لئے چین کی نیند نہیں سو سکتے ہیں۔

آج مسلمان دور فاروقی کی طرح امن، سکون، چین اور راحت چاہتے ہیں۔ ہر ایک کی قلبی تمنا ہے کہ پھر سے اسلام کو غلبہ اور مسلمانوں کو برتری نصیب ہو، مگر وہ فاروقی نسخہ آزمانے کے لئے ہماری طبیعتیں آمادہ نہیں ہیں، ہم پھل چاہتے ہیں مگر درخت کی آبیاری کے لئے تیار نہیں، نتائج سے غرض رکھتے ہیں مگر اس سے پہلے کے مراحل سے گزرنا نہیں چاہتے۔ منزل ہمیں مطلوب ہے مگر رخ ہمارا مخالف سمت میں ہے، غیروں کے نسخوں سے اپنا علاج، ان کے افکار سے اپنی اصلاح اور ان کے نظام سے اپنی تنظیم چاہتے ہیں۔ مگر نگاہوں میں دور فاروقی کے خواب سجائے ہوئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو نسخہ آزمایا تھا وہ خود قرآن کریم میں مسلمانوں کے لئے تجویز ہوا ہے:

''وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔''

ترجمہ: اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کا برملا اعلان کرتے تھے:

''اعزنا اللّٰہ بالاسلام فلو جعلنا العز بغیر ما اعزنا اللّٰہ لاذلنا اللّٰہ۔''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعے ہمیں عزت سے نوازا اگر ہم اسلام کے علاوہ کسی اور شئے میں عزت تلاش کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں ذلیل فرما دیں گے۔'' ☆☆

اسلامی کیلنڈر... تاریخی مطالعہ!

محمد رضی الدین معظم، حیدرآباد دکن

صدی کا آغاز تاریخ کا ایک اہم باب اور قوموں کی زندگی میں ایک اہم سنگِ میل ہوتا ہے۔ دنیا میں متعدد کیلنڈر مروّج ہیں، ان میں سنہ ہجری آفاقی اور عالمی اہمیت کا حامل ہے۔

اسلامی دنیا کے وسیع و عریض رقبہ میں زائد از چودہ سو سال سے سنہ ہجری رائج ہے' تمام اسلامی دنیا میں ہجری سال کا حساب قمری اصول کے مطابق ہوتا ہے اور چاند دیکھنے پر ہر ماہ کی پہلی تاریخ متعین ہوتی ہے دن، ماہ، سال اور تاریخ مقرر کرنے کا علم انسانی عقل کی ایک کارآمد ایجاد ہے۔ ایک عرب مورخ کا قول ہے کہ:

''تاریخ ایک مینار ہے اور شک و شبہ کو ختم کر دینے والی تلوار۔ تاریخ سے حقوق میں امتیاز ہوتا ہے اور معاہدے طے کئے جاتے ہیں۔ ہر شئے کی غایت تاریخ سے مقرر ہوتی ہے۔ ہر وقت پیمانہ کے عمل سے طے ہوتا ہے۔ دنیا کے کارناموں کا تعین، قوموں کے کاموں کا حساب، زمانوں کی حد بندی سنہ و سال تاریخ ہی سے ہوتی ہے۔''

یقین سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ابتداء میں دنیا نے کس طرح تاریخ کے مفید اصول کو نافذ کیا۔ قیاس ہے کہ سنہ حضرت آدم علیہ السلام سے رواج پایا ہو۔ قابیل شیثؑ اور حضرت ادریسؑ کی نسل میلاد آدمؑ سے حساب کرتی تھی۔ طوفان نوح تک یہ صورت رہی۔ طوفان کے بعد تاریخ کا تقرر طوفان نوح سے شروع ہوا کیونکہ اکثر کتابیں اس کا ثبوت پیش کرتی ہیں کہ اگلی قومیں طوفانِ نوح سے تاریخ کا حساب کرتی تھیں۔ زہری اور شعبی کی تاریخی روایت کے مطابق بنی اسماعیل حجاز کے قدیم باشندوں نے حضرت ابراہیمؑ سے اپنا تاریخی ربط قائم کیا۔ بابل کے جابر شہنشاہ نمرود نے آپؑ کو آگ میں ڈال دیا تھا اور آگ قدرت خداوندی سے باغ و بہار بن گئی۔ حق و باطل کی تاریخی جنگ ایک یادگار واقعہ بن گئی۔ اسماعیلی عربوں نے اس واقعہ سے اپنا حساب شروع کیا۔ بیت اللہ کی تاسیسی تاریخ تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کی مدد سے انسانیت عامہ کے پہلے ایوان (حرم کعبہ) کی تعمیر مکمل کر دی تو ''سنہ بناء بیت'' جاری ہوا۔ قبیلہ معد کے انتشار تک یہ صورت رہی۔ کعب بن لوی کی موت تک سنہ معد جاری رہا۔ سنہ معد کے بعد سنہ کعب کا استعمال شروع ہوا۔ ایک زمانہ وہ آیا کہ یمن پر حبش کا اقتدار قائم ہو گیا۔ دنیا کی ہر حکومت' محکوم قوم کے مذہب، اخلاق اور مرکزِ اجتماعی کو خراب کرنے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ حبش کے وائسرائے نے بھی یہ فیصلہ کیا کہ بیت اللہ کی مرکزیت کو ختم کیا جائے اس نے حبش میں ایک مرکزی عبادت گاہ تعمیر کی۔ اہلِ یمن کو ہدایت کی کہ اب بیت اللہ کا رخ کرنے کی ضرورت نہیں اور خود ایک ہاتھی پر سوار ہو کر بیت اللہ کو ڈھانے کے لئے روانہ ہوا۔ خدائی طاقت کی اس پر ایسی مار پڑی کہ پارہ پارہ ہو گیا۔ یہ واقعہ واقعۂ فیل کے نام سے موسوم ہے اور اس سے عام الفیل (سنہ فیل) رائج ہوا۔ اسلام سے پہلے یہی سنہ جاری تھا۔ حضور معظم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت عظمت سنہ ا عام الفیل میں ہوئی، یعنی ۴۰ جلوس نوشیروان میں۔

دنیائے اسلام اور عالم وقائع میں تاریخی بنیاد رکھنے کے لئے شریعت نے بارہ مہینے مقرر کر دیئے ہیں۔ دنیا و مافیہا کے تمام واقعات اسی دائرہ میں محدود ہیں۔ کوئی تاریخی واقعہ اس دائرہ سے خارج نہیں۔ اگر شریعت کی طرف سے یہ حد متعین نہ ہوتی اور اس کی تحدید قمری حساب پر نہ کی جاتی تو اسلام کے وسیع حلقہ میں داخل ہونے والوں کے لئے صیامِ رمضان اور مناسکِ حج جیسے فرائض ادا کرنے میں دقتیں پیش آتیں۔ یہی ایک عدد الشہور سالانہ معاملات کی نگہداشت کا وہ زبردست آلہ ہے جس کے ذریعہ ہم اپنے امور اسلاف کا از روئے تاریخ معائنہ کر سکتے ہیں۔

سنہ ہجری کا آغاز:

حضرت سیدنا عمر بن الخطابؓ کے عصر رشد و ہدایت میں سنہ ہجری کا آغاز ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ عراق کے گورنر حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کو امیر المومنین کا ایک فرمان پہنچا۔ اس پر کوئی تاریخ نہ

تھی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے حضرت امیر المومنینؓ کو اس امر عظیم کی طرف توجہ دلائی اس زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کا سن ولادت چل رہا تھا۔ جب شوریٰ (مشاورتی کونسل) میں مسئلہ پیش ہوا تو اس وقت تین رائیں قائم ہوئیں۔ ایک رائے یہ تھی کہ حادثۂ فیل سے سنہ و سال شروع کیا جائے۔ جب کہ دوسری رائے یہ تھی کہ بعثت رسالت سے (۴۰ میلادنبوی سے)، تیسری رائے یہ تھی کہ ہجرت مدینہ کے عظیم الشان اور عمیم الاثر واقعہ سے سنہ کا آغاز کیا جائے۔ چونکہ ہجرت مدینہ کے نتیجہ خیز سفر نے اسلام کو سربلند کیا تھا اور فتح مکہ معظمہ بھی اسی ہجرت کبریٰ کا مبارک نتیجہ تھا۔ اس لئے صحابہ کرامؓ آخری تجویز پر متفق ہوگئے اور اس طرح ہجرت کے پہلے سال کو سنہ ۱ھ قرار دے کر سرکاری تحریروں کو اس سے مزین کیا جانے لگا چونکہ حضور رسول معظمﷺ ۱۶، جولائی ۶۲۲ء کو مدینہ منورہ پہنچے تھے۔ اس لئے بحکم امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروقؓ اسلامی تقویم مقرر ہو کر ۱۶؍جولائی ۶۲۲ء کو سنہ ہجری رائج ہوا۔

سنہ ہجری میں ہفتہ کا تعین:

اسلامی کیلنڈر میں بھی ہر ہفتہ کے سات دن مقرر ہیں۔ پہلے دن کو الاحد (یکشنبہ) کہتے ہیں اسے اوہد بھی کہتے تھے دوسرے دن کو الاثنین (دوشنبہ) اور اہون، بھی کہتے' تیسرا دن الثلاثاء (سہ شنبہ) اور جبار، بھی کہتے' چوتھے دن کو الاربعاء (چہارشنبہ) اور دُبار بھی کہتے' پانچویں دن کو الخمیس (پنجشنبہ) اور مونس، بھی کہتے' چھٹے دن کو الجمعہ (جمعہ) اور عروبہ' بھی کہتے' اور ساتویں دن کو السبت (شنبہ) اور شیار بھی کہتے اور ان کا یہ خیال ہے کہ جمعہ کا نام عروبہ کعب بن لوی نے رکھا تھا اور کہا گیا ہے کہ عروبہ سریانی زبان میں جمعہ کے دن کا نام ہے پھر اس کو معرب کرلیا گیا۔ ایک شاعر نے ان سات دنوں کو اس قطعہ میں جمع کر دیا ہے:

علمت بان اموت وان موتی
باوھد، او باھون، او جبار
اذا التالی دبارا و باوفی
بموٴنس، او عروبہ، او شیار

مشہور ہے کہ عہد عتیق میں فارس اور مصری ہفتوں کا استعمال نہیں جانتے تھے سب سے پہلے ہفتوں کا استعمال اہالیٔ شام اور اس کے اطراف و اکناف والوں نے کیا کیوں کہ حضرت موسیٰؑ نے توریت میں خبر دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو ۶ روز میں پیدا کیا اور ساتویں دن آرام پایا یعنی ان کے بنانے سے فراغت پائی۔ اور پھر اس کا استعمال تمام اقوام عالم میں رائج ہوگیا اور عربوں نے بھی اس کو اپنے پڑوسی ملک والوں اور اہل شام سے سیکھا اور استعمال کیا اور کر رہے ہیں۔

آخر میں اسلامی کیلنڈر کے مطالعہ میں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ مقدس دین مذہب اسلام کے تمام فرقے شرعی احکام میں رویت ہلال کا اعتبار کرتے ہیں اور مسلمانوں کا سنہ محرم سے شروع ہوتا ہے اور سال کے مہینے کچھ تو کامل ہوتے ہیں یعنی پورے تیس دن اور کچھ کم ہوتے ہیں یعنی انتیس دن تاکہ قمری سال پورا ہوجائے اور قمری سال کے کل دنوں کی تعداد ۱/۵_۳۵۴ یا ۱/۶_۳۵۴ ہوتی ہے۔ امام مقریزی لکھتے ہیں کہ انھوں نے اس کسر کو دور کرنے کے لئے ایک دن ماہ ذوالحجہ میں بڑھایا جب کہ اس کسر کی مقدار نصف دن سے زیادہ ہوجاتی ہے پس ذوالحجہ کا مہینہ ایسے وقت پورے تیس دن کا ہوجاتا ہے۔ اور اس سال کو سال کبیسہ کہتے ہیں اور اس سال کے مہینوں کے دنوں کی تعداد ۳۵۵ ہوجاتی ہے پس اس قاعدے سے ہر تیس سال میں کبیسہ کے گیارہ دن جمع ہوتے رہتے ہیں۔ یہاں الفاظ ''ہر تیس سال میں'' کے یہ معنی ہیں کہ ہر قمری تیس سال میں جس کو دوریٰ کہتے ہیں ان میں سے انیس سال لبیط کے ہوتے ہیں اور گیارہ سال کبیسہ کے۔ کبیسہ کے سال یہ ہیں دوسرا، پانچواں، ساتواں، دسواں، تیرہواں، سولہواں، اٹھارہواں اکیسواں، چوبیسواں، چھبیسواں اور انتیسواں۔

سنہ ہجری میں مہینوں کا تعین:

ہر قمری سال بارہ مہینوں پر مشتمل اور ایک مہینہ ۲۹ دن بارہ گھنٹے ۴۴ منٹ ۳ سیکنڈ کے برابر ہوتا ہے۔ اس حساب سے قمری سال میں ۳۵۴ دن ۸ گھنٹے ۴۸ منٹ ہوتے ہیں۔ جبکہ شمسی سال ۳۶۵ دن اور چند گھنٹوں کا ہوتا ہے۔ لہٰذا ایک قمری سال ایک شمسی سال سے تقریباً ۱۱ دن چھوٹا ہوتا ہے اور یہ فرق ۳۳ قمری سالوں کے بعد مکمل ایک سال کا ہوجاتا ہے اور اس طرح ۳۳ قمری سال ۳۲ شمسی سال کے برابر ہوتے ہیں۔ اس حساب سے اگر کسی سال رمضان المبارک کا مہینہ سخت گرمیوں میں آئے تو ٹھیک ساڑھے سولہ سال بعد سخت سردیوں میں آئے گا کیونکہ دو قمری مہینوں کا حاصل ۵۹ دن ہوتا ہے۔ اس لئے عموماً ایک مہینہ ۳۰ دن اور دوسرا ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔ عام طور پر پہلا، تیسرا، پانچواں، ساتواں، نواں اور گیارھواں مہینہ ۳۰ دن کا اور دوسرا، چوتھا، چھٹا، آٹھواں، دسواں اور بارھواں مہینہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے۔ اس طرح ۳۵۴ دن تو پورے ہوجاتے ہیں لیکن ۸ گھنٹے ۴۸ منٹ ۳۶ سیکنڈ باقی رہ جاتے

ہیں۔ اول یہ فرق ہر تیس سال بعد دور کر دیا جاتا ہے یعنی ہر تیسویں قمری سال میں ۱۱ دن بڑھا لئے جاتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دوسرے، پانچویں، ساتویں، دسویں، تیرھویں، سولھویں، اٹھارویں، اکیسویں، چوبیسویں اور انتیسویں سال میں آخری مہینے ذوالحجہ میں ایک دن بڑھا دیا جاتا جو کہ عام سالوں میں ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور اوپر بتائے گئے سال کبیسہ میں ۳۰ دن کا ہو جاتا ہے۔

مقدس دین مذہب اسلام میں ہر ماہ نو ہلالی یعنی چاند دیکھنے پر شروع ہوتا ہے اور پھر نیا چاند نظر آتے ہی ختم ہو جاتا ہے۔ اسلامی قمری سال کے بھی بارہ مہینے مقرر ہیں کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عیدالاضحیٰ کے خطبہ کے موقع پر فرمایا کہ ایک سال صرف بارہ مہینے کا ہوتا ہے جیسا کہ کائنات کی تخلیق کے وقت تھا (مشکوٰۃ)۔ اسلامی قمری سال کے بارہ مہینے یہ ہیں: محرم، صفر، ربیع الاوّل، ربیع الآخر، جمادی الاولیٰ، جمادی الاخریٰ، رجب، شعبان، رمضان، شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ۔ یہ تمام مہینوں کے نام کسی دیوی یا دیوتا کے نام پر نہیں بلکہ کچھ تو لغوی اعتبار سے ہیں اور کچھ واقعات سے متعلق ہیں۔ یہاں یہ امر حیرت انگیز ہے کہ باوجود ۴۱۲ء سے قبل رکھے ہوئے یہ نام کسی دیوی، دیوتا یا فرضی خداؤں کے نام پر نہیں بلکہ اس زمانے میں تو اسلام کی روشنی بھی نہیں پھیلی تھی اور نہ ہی کسی خدائے واحد کا تصور عموماً موجود تھا۔ سارے عرب پر سینکڑوں خداؤں کی حکومت تھی جن کی پوجا بڑے زور و شور سے کی جاتی تھی۔ ۴۱۲ء میں عربوں کے کیلنڈر میں اضافی مہینہ شروع ہو گیا تھا جس کا سلسلہ دسویں ہجری تک جاری رہا۔ یہ اضافہ ہر تیسرے سال کیا جاتا تھا۔ اس اضافہ نے الجھنیں پیدا کر دی تھیں۔ کیونکہ اس طرح سے یہ سال نہ تو قمری ہی ہوتا تھا اور نہ ہی شمسی سال سے مطابقت ہو پاتی تھی اور یوں اس اضافے کا مقصد فوت ہو کر رہ گیا تھا۔ اس تیرھویں مہینے کے اضافے کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے دسویں سال سختی سے منع کر دیا اور بحکم محمدی یہ سلسلہ بند ہو گیا۔

الغرض عربوں کو بعض اسباب اور اتفاقات پیش آتے تھے مہینوں کے موجودہ مشہور اور معروف ناموں سے موسوم ہو گئے۔ ہر مہینہ کی وجہ تسمیہ اور اہم واقعات کچھ اس طرح ہیں:

۱:..... محرم الحرام:

محرم کے لغوی معنی حرمت والا حرام کیا گیا ممنوع وغیرہ ہیں۔ اسلامی قمری مہینوں میں یہ پہلا مہینہ ہے۔ ایامِ جاہلیت میں اس مہینہ کا نام موجود نہ تھا اس کی جگہ صفر الاولیٰ تھا۔ یاد رہے کہ اسلامی مہینوں کے نام قدیم عربوں کے رکھے ہوئے ہیں سوائے محرم کے اور قمری کیلنڈر میں اس کی جگہ پہلے صفر الاولیٰ ہوا کرتا تھا اسلام کی روشنی پھیلنے کے بعد محرام الحرام سے بدل گیا۔ اور اس کے بعد کا مہینہ صفر الآخرہ صفر المظفر بن گیا۔ چونکہ جب ''الاولیٰ'' ختم ہو گیا تو ''الآخرہ'' کا کوئی مطلب نہیں۔ محرم کا نام اس لئے محرم ہوا کہ اس میں قتال کو حرام سمجھا گیا۔ یہ مہینہ ۴ متبرک مہینوں میں سے ایک ہے۔ اسلام سے پہلے بھی اور بعد میں بھی یہ مہینہ متبرک سمجھا جاتا رہا ہے اس مہینے میں جنگ وغیرہ ممنوع تھی اور ہے۔ ہجرت کے تقریباً ۱۷ سال بعد اسلامی کیلنڈر کی ابتدا ہوئی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ ہجرت یعنی ۱۵ یا ۱۶ جولائی سے اسلامی کیلنڈر کا آغاز ہوتا ہے، یعنی پہلا سنہ ہجری۔

یہ مہینہ منسوب الی اللہ ہے۔ اس مہینے کا نام اس لئے بھی محرم رکھا گیا ہے کہ اس ماہ مبارک سے شیطان کا دخول جنت میں مطلقاً حرام ہوا۔ قدرت نے ان تیس دنوں میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں برکات لاانتہا ہی بھی عطا کیے ہیں۔ اس کے ایک پہلو میں غم کی دنیا تو دوسرے پہلو میں دنیا کا غم ہے۔ اس کے عشرۂ اولیٰ کے محبوب دامن میں ایک محبوبی شان والی صورت بصورت اجمالی باسم (یوم عاشورہ) جلوہ نما ہے۔ کہ اس کی برکت سے اللہ نے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول کی۔ حضرت ادریسؑ کو مکاناً علیاً کی رفعت سے سرفراز کیا اور حضرت نوحؑ کو طوفان اور حضرت ابراہیمؑ کو نار سے نجات ملی حضرت موسیٰؑ کو شرف نزول توریت سے ممتاز فرمایا۔ حضرت یوسفؑ قید سے نکالے گئے، حضرت یعقوبؑ کو بینائی عطا ہوئی، حضرت ایوبؑ سے تکالیف اٹھالی گئیں، حضرت یونسؑ سے بطنِ حوت کی ظلمت کافور ہوئی۔ حضرت داؤدؑ مقرب بارگاہ رب ودود ہوئے، حضرت سلیمانؑ جلوہ آرائے سلطنت ہوئے۔ اسی روز دنیا کا وجود عالم وجود میں آیا۔ اسی روز پہلی بار بارانِ رحمت آسمان سے زمین کی طرف نازل ہوئی۔ اسی روز اللہ نے عرش و لوح و قلم اور جبرئیلؑ کو جامہ ہستی پہنایا۔ اسی روز حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھایا۔ یاد رہے کہ جس طرح دنیا کا سنگ بنیاد عاشورہ کے دن رکھا گیا اسی طرح دنیا کا خاتمہ بھی یعنی قیامت یوم عاشورہ کو ہوگی۔ اسی روز حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت امام حسینؓ اپنے (۷۲) رفقاء کے ہمراہ میدان کربلا میں معرکہ حق وصداقت کے لئے جام شہادت نوش فرمائے۔ اسی ماہ کی ۱۶ تاریخ کو بیت المقدس مسلمانوں کا قبلہ چنا گیا اور ۱۷ تاریخ

کواصحاب فیل نے کعبہ پر حملہ کیا تھا۔محرم الحرام مہینوں کا سردار بھی کہلاتا ہے۔

۲:...صفرالمظفر:

صفرالمظفر لغوی اعتبار سے معنی خالی یا زرد کے ہیں۔ایامِ جاہلیت میں اس نام کے دو مہینے تھے صفرالاولیٰ اور صفرالآخرہ۔اسلامی کیلنڈر کا آغاز ہوا تو صفرالاولیٰ کی جگہ محرم نے لے لی اور صفرالآخرہ صفرالمظفر بن گیا۔صفر کو صفر اس لئے کہا گیا کہ عرب اس ماہ میں قتل و غارت گری کرتے تھے اور ان کے گھر خالی رہتے تھے۔یہ بھی روایت ہے کہ جب ابتدا میں یہ نام وجود میں آیا تو یہ مہینہ موسم خزاں میں آتا تھا اور درختوں کے پتے زرد ہو جاتے تھے۔صفر کے ایک اور معنی عربی میں پیٹ کے وہ کیڑے ہیں جو بھوک لگنے پر آنتوں کو کاٹتے ہیں۔اس ماہ میں حضرت آدمؑ جنت سے نکالے گئے۔۱۴نبوی ۲۷ صفر کو آپؐ نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی۔اس ماہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے اور اسی ماہ کے آخری چہار شنبہ کو طبیعت کچھ سنبھلی تھی۔یہ اسلامی کیلنڈر کا دوسرا مہینہ ہے۔

۴،۳۔ربیع الاول و ربیع الآخر:

یہ اسلامی کیلنڈر کے بالترتیب تیسرے اور چوتھے مہینوں کے نام ہیں۔لفظ ''ربیع'' کے لغوی معنی موسمِ بہار کی بارش کے ہیں۔البیرونی کا خیال ہے کہ ربیع کے معنی موسم خزاں (خریف) کے بھی ہیں۔ربیع کا مطلب موسمِ بہار بھی ہے۔دوسرا یہ کہ عرب جو بھی مال لوٹ کر لاتے تھے، اسی مہینہ میں تقسیم کر لیتے تھے۔وہ مال چار حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا جسے عربی میں تربیع کہا جاتا ہے۔یہی لفظ ''ربیع'' کا منبع خیال کیا جاتا ہے۔یہ بھی روایت ہے کہ دونوں مہینوں کا نام ربیع اس لئے رکھا گیا کہ یہ اس وقت موسمِ ربیع (بہار) میں واقع ہوئے تھے۔ربیع الاوّل کا مطلب موسمِ بہار کا پہلا مہینہ اور ربیع الآخر کا مطلب موسمِ بہار کا آخری مہینہ۔عموماً لوگ ربیع الآخر کو ربیع الثانی کہتے اور لکھتے ہیں۔۱۲ ربیع الاول بعد از صبح صادق حضور رسول معظم رونق افروز ہوئے اور ۱۲ ربیع الاوّل ہی کو ۶۳ برس کی عمر میں رحلت فرمائی۔۱۴نبوی ۲۷صفر کو آپؐ نے مکہ معظمہ سے ہجرت فرمائی اور ۸ ربیع الاوّل کو مدینہ طیبہ پہنچے۔انہی مہینوں میں جنگ یرموک لڑی گئی، جس میں مسلمانوں نے عیسائیوں کی عظیم الشان حکومت کی کمر توڑ دی تھی۔

۶،۵۔جمادی الاولیٰ و جمادی الآخریٰ:

یہ اسلامی کیلنڈر کے بالترتیب پانچویں اور چھٹے مہینے ہیں۔جمادی کا مطلب منجمد ہو جانا ہے۔اس زمانے میں یہ مہینے سخت سردیوں میں آتے تھے جس کی وجہ سے پانی منجمد ہو جاتا تھا۔اس کے علاوہ یہ بھی روایت ہے کہ یہ دونوں مہینے ایسے موسم میں آتے جبکہ بارش نہ ہونے سے زمین خشک اور پیاسی ہو جاتی۔لہٰذا جمادی زمین کی اس حالت کو بیان کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہو اور لغوی معنی جمادی کے ''آنکھ بے آنسو'' لکھے جاتے ہیں' اگر زمین کو آنکھ تصور کریں تو مطلب واضح ہو جاتا ہے۔۲۲،۲۳ جمادی الآخریٰ کے درمیان ۶۳ برس کی عمر میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وصال فرمایا۔یہاں بھی عموماً لوگ جمادی الآخریٰ کو جمادی الثانی بولتے ہیں۔

۷:...رجب المرجب:

رجب کے معنی وسط کے ہیں اور لغوی معنی تعظیم کرنا ہے۔اسلامی کیلنڈر کا یہ ساتواں مہینہ ہے۔یہ چار حرمت والے مہینوں میں سے بھی ہے۔رجب میں اہل عرب جنگ و جدال چھوڑ دیتے تھے۔وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ لوگ کہتے تھے ''ارجبو'' اپنی جنگ و جدال سے باز رہو۔ایام جاہلیت میں اس ماہ کی بڑی تعظیم تھی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا کہ رجب ایک ٹھنڈے پانی کے چشمہ کی مانند ہے جو کہ آسمان سے بہہ رہا ہو۔اسی ماہ مبارک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی۔آپؐ نے پہلی بار اسی ماہ میں جنگ میں حصہ لیا۔اسی ماہ میں ۱۳ھ میں مسلمانوں نے دمشق کا محاصرہ کیا۔رجب ہی میں حضرت عمرؓ نے فلسطین کا سفر کیا۔اسی ماہ میں پہلی بار بیت المقدس اسلامی سلطنت میں داخل ہوا۔

۸:...شعبان المعظم:

شعبان لفظ شعب سے ہے، جس کے لغوی معنی علیحدہ کرنا ہے۔یہ اسلامی کیلنڈر کا آٹھواں مہینہ ہے۔عرب اس ماہ میں پانی کی تلاش کے لئے نکل جاتے تھے، انہیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہونا پڑتا تھا، اس لئے اس ماہ کا نام شعبان پڑ گیا، اس کو شب برأت کا مہینہ بھی کہا جاتا ہے۔جس متبرک رات میں بندوں کے آنے والے سال کے اعمال کا حساب کتاب کیا جاتا ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

۹:...رمضان المبارک:

رمضان لفظ رمض سے نکلا ہے جس کے معنی موسم گرما کے ہیں یہ اس وقت موسم گرما میں واقع ہوتا تھا یہ اسلامی کیلنڈر کا نواں مہینہ ہے رمض کا مطلب جلانا بھی ہے اس ماہ اتنی سخت گرمی ہوتی تھی کہ پیروں کے تلوے جلتے تھے۔روایت ہے کہ روزوں کی وجہ سے روزداروں کے گناہ جلا دیئے جاتے ہیں یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن

معظم نازل ہوا اور اس میں ایک رات پوشیدہ ہے جس کی عبادت ایک ہزار مہینوں کی عبادت سے افضل ہے جو شب قدر کہلاتی ہے۔ ۳ر رمضان کو بی بی فاطمہؓ کا وصال ہوا۔ ۱۵ر رمضان کو حضرت امام حسنؓ کی ولادت ہوئی۔ ۱۷ر رمضان 'جنگ بدر پہلی اسلامی جنگ ہوئی' ۱۰ر رمضان کو حضرت خدیجہؓ وفات پائیں اور ۲۱ر رمضان کو حضرت علیؓ نے وصال فرمایا۔

۱۰:...شوال المکرم:

یہ اسلامی کیلنڈر کا دسواں مہینہ ہے۔ اس کا چاند "ماہ نو" دیکھنے پر عید الفطر ہوتی ہے۔ لفظ شوال شائلہ سے نکلا ہے شائلہ اس اونٹنی کو کہتے ہیں جو سات آٹھ ماہ کے حمل کے دوران اپنا دودھ دینا بند کر دیتی ہے۔ ایام جاہلیت میں یہ ایسے موسم میں آتا تھا جب کہ اونٹنیوں کا دودھ اٹھ جاتا تھا لہٰذا شوال نام رکھا گیا۔ عرب اس کو نحوست کی علامت اور نحوست کا مہینہ سمجھتے تھے خاص طور پر شادی بیاہ سے دور رہتے تھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے اسی ماہ معظم میں عقد مسعود فرما کر اس نحس خیالات کی جڑیں کاٹ دیں یہی وجہ ہے کہ آج ماہ شوال المکرم میں بھی شادی کرنا نعمت عظمیٰ ہے۔ ۱۵ر شوال ۳ھ غزوۂ احد واقع ہوا تھا۔

۱۱:...ذوالقعدہ الحرام:

ذوالقعدہ اسلامی کیلنڈر کا گیارہواں مہینہ ہے۔ اس کا نام ذوالقعدہ اس لئے ہوا کہ عرب اس زمانہ میں اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے تھے۔ ذوالقعدہ لفظ قعود سے نکلا ہے جس کے معنی بیٹھنے کے ہیں۔ یہ مہینہ بھی ان چار مہینوں میں سے ایک ہے جو حرمت والے اور متبرک ہیں۔ عرب ان چار مہینوں میں جنگ سے سخت پرہیز کرتے تھے اور اگر کہیں جنگ ہو رہی ہوتی تب بھی اسے ملتوی کر کے عارضی صلح کر لی جاتی تھی اور تمام چیزوں کو چھوڑ چھاڑ کر امن پسندی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں میں قیام کرتے تھے اس لئے اسے بیٹھے رہنے والا مہینہ قرار دیا گیا۔ لیکن ۵ھ میں جنگ خندق اسی مہینہ میں ہوئی تھی جس کا ذکر قرآن کریم میں ہے۔

۱۲:...ذوالحجہ الحرام:

ذوالحجہ اسلامی کیلنڈر کا آخری اور بارہواں مہینہ ہے۔ ذوالحجہ نام اس لئے ہوا کہ اس میں حج ہوتا تھا اور تا قیامت ہوتا رہے گا۔ ذو کا مطلب مالک ہے اور یہ مہینہ حج کا مالک ہے۔ اس ماہ معظم کی ۲۷ر تاریخ کو ۲۳ھ میں حضرت عمرؓ زخمی ہوئے اور یکم محرم ۲۴ھ وصال فرمائے۔ ۱۸ر ذوالحجہ ۳۰ھ حضرت عثمان غنیؓ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

اسلامی کیلنڈر کے بارہ مہینوں کی اہمیت واضح ہو گئی کہ آج سارے عالم کے لئے سنہ ہجری ایک نعمت عظمیٰ ہے۔

ہاں! یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ رمضان المبارک کے بارے میں علمائے کرام کے نزدیک یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ "رمضان آیا" بلکہ "ماہ رمضان آیا" کہنا چاہئے اور یہ اس حدیث شریف کی بناء پر ہے: "**لا تقولوا رمضان فان رمضان اسم من اسماء اللّٰہ تعالیٰ ولکن قولوا جاء** "شہر رمضان یعنی صرف رمضان نہ کہو اس لئے کہ رمضان اللہ کے ناموں سے ایک ہے بلکہ ماہ رمضان آیا کہو اور یہ وضاحت ضروری ہے کہ وہ تمام اتفاقی امور جو ان مہینوں کے نام رکھنے کے وقت واقع ہوئے تھے اور یہ اس وقت کا ذکر ہے جبکہ اہل عرب قمری سال کے مطابق کرنے کی غرض سے کبیسہ کو استعمال کرنا جانتے تھے اور جو مہینے اس حال پر قرار پاتے ان میں تغیر واقع نہیں ہوتا تھا۔

سنہ ہجری سے ہر ماہ کی پہلی تاریخ معلوم کرنے کے طریقے:

(۱) اگر کسی ہلالی ماہ کی ستائیس تاریخ کو نماز فجر کے بعد چاند دکھائی دے تو رواں مہینہ (۳۰) دن کا ہوا کرے گا اور اگر چاند دکھائی نہ دے تو پھر رواں مہینہ صرف (۲۹) دن کا ہوگا۔

(۲) سنہ ہجری کے کسی بھی ماہ کی پہلی تاریخ معلوم کرنے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی سنہ کو ۸ سے تقسیم کیجئے اور جو بھی عدد باقی بچے اس کو اس ہندسہ کے نیچے متعلقہ مہینوں کی پہلی تاریخ معلوم کر سکتے ہیں۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ جب محرم کی پہلی کو یکشنبہ واقع ہو تو صفر کی پہلی کو سہ شنبہ ربیع الاول کی پہلی کو چہار شنبہ ربیع الآخر کی پہلی کو جمعہ اور جمادی الاولیٰ کی پہلی کو شنبہ اور جمادی الآخر کی پہلی کو دوشنبہ رجب کی پہلی کو سہ شنبہ شعبان کی پہلی کو پنجشنبہ رمضان کی پہلی کو جمعہ شوال کی پہلی کو یکشنبہ ذوالقعدہ کی پہلی کو دوشنبہ اور ذوالحجہ کی پہلی کو چہار شنبہ واقع ہوگا، اور اگر پہلی محرم کو دوشنبہ ہو تو پہلی صفر کو چہار شنبہ پہلی ربیع الاول کو پنجشنبہ علی ہذا القیاس اور اگر پہلی محرم کو شنبہ ہو تو پہلی صفر کو دوشنبہ پہلی ربیع الاول کو سہ شنبہ علی ہذا القیاس۔

"شریعت اسلام نے چاند کے حساب کو اس لئے اختیار فرمایا کہ اس کو ہر آنکھوں والا افق پر دیکھ کر معلوم کر سکتا ہے' عالم' جاہل' دیہاتی' جزیروں' پہاڑوں کے رہنے والے جنگلی سب کو اس کا علم آسان ہے' بخلاف شمسی حساب کے' کہ

وہ آلاتِ رصدیہ اور قواعدِ ریاضیہ پر موقوف ہے' جس کو ہر شخص آسانی سے معلوم نہیں کرسکتا' پھر عبادات کے معاملہ میں تو قمری حساب کو بطور فرض متعین کردیا اور عام معاملاتِ تجارت وغیرہ میں بھی اسی کو پسند کیا' جو عباداتِ اسلامی کا ذریعہ ہے اور ایک طرح کا اسلامی شعار ہے' اگرچہ شمسی حساب کو بھی ناجائز قرار نہیں دیا شرط یہ ہے کہ اس کا رواج اتنا عام نہ ہوجائے کہ کرنے میں عبادت روزہ وحج وغیرہ میں خلل لازم آتا ہے' جیسا کہ اس زمانہ میں عام دفتروں اور کاروباری اداروں بلکہ نجی اور شخصی مکاتبات (خط وکتابت) میں بھی شمسی حساب کا ایسا رواج ہوگیا ہے کہ بہت سے لوگوں کو اسلامی مہینوں کے نام بھی پوری طرح یاد نہیں رہتے' یہ شرعی حیثیت کے علاوہ غیرت قومی اور ملی کا بھی دیوالیہ پن ہے' جبکہ ماضی میں الحمدللہ حضرات وخواتین محترم صرف ہلالی اور صرف مہینوں ہی کو ازبر یاد رکھتے تھے اور اس طرح سے ان مہینوں کے نام کہا کرتے تھے اور آج بھی انہیں اسی طرح نام یاد آتے ہیں۔ محرم، تیرہ تیزی (صفر)، بارہ وفات (ربیع الاول)، گیارھویں (ربیع الآخر)، مدار (جمادی الاولیٰ)، حسین شاہ ولی (جمادی الاخریٰ)، رجب، شعبان، رمضان، شوال، بندہ نواز (ذوالقعدہ)، بقرعید (ذوالحجہ)۔ اگر دفتری معاملات میں جن کا تعلق غیرمسلموں سے بھی ہے' ان میں صرف شمسی حساب رکھیں' باقی نجی خط وکتابت اور روزمرہ کی ضروریات میں قمری اسلامی تاریخوں کا استعمال کریں تو اس میں فرض کفایہ کی ادائیگی کا ثواب بھی ہوگا اور اپنا قومی شعار بھی محفوظ رہے گا اور اجر عظیم ہے۔'' (۱۔ محبوب الارب ۲۔ خاتمۃ الطرب فی تقدمات العرب، ۳۔ آثار الباقی، ۴۔ تقویم العرب الاسلام، ۵۔ رسالہ سیارہ ڈائجسٹ نومبر ۱۹۲۳ء، ۶۔ رسالہ بھجولی جولائی ۱۹۴۰ء، ۷۔ روزنامہ سیاست، ۸۔ تاریخ طبری) ☆☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلدیہ ٹاؤن کا اجلاس

کراچی... (رپورٹ: سید محمد شاہ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلدیہ ٹاؤن کا ایک اہم اجلاس یکم ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۳؍اگست ۲۰۱۸ء بروز پیر ساڑھے ۴ بجے قبل عصر جامعہ عثمانیہ بکرا پیڑی یوسف گوٹھ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں بلدیہ ٹاؤن کے حلقہ جات کے مسؤلین نے شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت جامع مسجد حذیفہ سیکٹر ۹ کے امام وخطیب بزرگ عالم دین مولانا سعید الرحمن نے کی، جبکہ بلدیہ ٹاؤن کے مسؤل جامعہ عثمانیہ یوسف گوٹھ کے نائب مہتمم مولانا عبدالعزیز ملازئی نے نگرانی کی۔ دفتر ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحی مطمئن نے اجلاس میں شرکت کی۔ اس تقریب کا آغاز نئی آبادی کے مسؤل مولانا احسان اللہ مینگل کی تلاوت کلام مجید سے کیا گیا۔ اجلاس کے اغراض ومقاصد اور ایجنڈا مولانا عبدالحی مطمئن نے تفصیل سے بتایا۔ باہمی مشاورت واتفاق سے درج ذیل امور طے پائے:

۱:... دفتر ختم نبوت نمائش میں منعقد ہونے والا سالانہ ''تحفظ ختم نبوت تربیتی کورس'' کے لئے بلدیہ ٹاؤن میں بھرپور شرکت مہم چلائی جائے گی۔

۲:... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ماہنامہ لولاک ۱۴۴۰ھ کی بلدیہ ٹاؤن میں زیادہ ترسیل وتقسیم کے لئے متحرک علماء کرام سے ملاقاتیں کرکے مضبوط ومربوط نظم قائم کیا جائے گا جبکہ دفتر ختم نبوت کراچی سے رسائل وصولی اور ٹاؤن بھر میں تقسیم کے طریقہ کار وخطوط بھی متعین کرلئے گئے۔

۳:... ۷؍ستمبر کے حوالہ سے ۳۰؍اگست بروز جمعرات مغرب تا عشاء دفتر ختم نبوت نمائش میں منعقد ہونے والا تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن میں بلدیہ ٹاؤن سے علماء کرام، ائمہ مساجد اور مہتممین وناظمین مدارس کثیر تعداد میں شرکت کریں گے۔

ب:... ۲؍ستمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب مفتی محمود چوک اتحاد ٹاؤن میں سالانہ عظیم الشان ''ختم نبوت کانفرنس'' انعقاد پذیر ہوگی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن اور صوبہ خیبر پختونخوا کے مرکزی راہنما حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی پشاور سے مہمان خصوصی کے طور پر تشریف لائیں گے۔ جبکہ مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد بھی خطاب فرمائیں گے۔

ج:... ۶؍ستمبر بروز جمعرات بعد نماز ظہر بلدیہ ٹاؤن کے تمام مدارس میں ''بزمِ ختم نبوت'' کا اہتمام کیا جائے گا۔ ۷؍ستمبر کے حوالہ سے طلبا تقریریں کریں گے اور علماء کرام کے اہم خطابات ہوں گے۔ بزم میں مدارس کے تمام اساتذہ کرام اور طلبا بھرپور شرکت کریں گے۔

د:... ۶؍ستمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب دفتر ختم نبوت نمائش میں عظیم الشان ''ختم نبوت کانفرنس'' ہوگی اس میں بھی بلدیہ ٹاؤن سے بھرپور شرکت ہوگی۔

ہ:... ۷؍ستمبر بروز جمعہ بلدیہ ٹاؤن کی تمام مساجد میں خطباء تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء پر اجتماعات جمعہ میں تفصیلی روشنی ڈالیں گے۔

و:... ۷؍ستمبر کو بلدیہ ٹاؤن میں یومِ ختم نبوت ریلی پر مزید مشاورت کی جائے گی۔

اس اجلاس میں مولانا شیر افضل محمد خان کالونی، مولانا قاری محمد قاسم عمر فاروق کالونی، مولانا سید عبداللہ شاہ، قاری شاہ فیصل گلشن غازی، مولانا احسان اللہ مینگل نئی آبادی، مولانا عبدالواجد، صابر خان چاندنی چوک، مولانا عبدالستار رشید آباد، قاری ساجد محمود سعید آباد، مولانا سلیم اللہ بلوچ یوسف گوٹھ اور مولانا قاری شعیب سیکٹر ۱۴ نے شرکت کی۔ اختتامی دعا مولانا سعید الرحمن نے کرائی۔

ختم نبوت انعام گھر لکی مروت

رپورٹ: مولانا محمد ابراہیم ادہمی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی امیر حاجی امیر صالح کی صدارت میں فیصلہ کیا گیا کہ دینی مدارس خصوصاً اسکول و کالج کے ابتدائی طلبا کے درمیان ۱۳،۱۴ اگست کو جامع مسجد مجیدی نورنگ میں ختم نبوت انعام گھر مقابلہ ہوگا۔ تاکہ سکول و کالج کے طلبا میں بچپن ہی سے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اسی مقصد کی کامیابی کے لئے ساتھیوں نے بھرپور کوشش شروع کی، کیونکہ یہ پروگرام ضلع لکی مروت کی سطح پر چوتھی دفعہ منعقد ہو رہا تھا۔ اور اپنی حیثیت سے یہ ایک منفرد اور انعامی پروگرام تھا۔ اسی لئے ختم نبوت چوک نورنگ میں ایک روزہ آگاہی و داخلہ کیمپ لگایا گیا۔ ایک روزہ داخلہ کیمپ میں اسکول کے طلبا نے زور وشور سے حصہ لیا۔

۱۳ اگست صبح ۸ بجے جامع مسجد مجیدی نورنگ میں تربیتی پروگرام کا پہلا سیشن شروع ہوا پہلے دن تقریباً ۸۰ طلبا نے باقاعدہ کلاسوں میں شرکت کی۔ شرکاء کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ، ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم نشر و اشاعت صاحبزادہ امین اللہ جان، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان نے ختم نبوت کے موضوع پر درس دیا۔ پہلے دن مہمانان کی پرتکلف چائے و شربت اور سموسوں سے تواضع کی۔ طلبا نے جسمانی کرتب کرکے دیگر طلبا کو اپنی کرتبوں سے محظوظ کردیا پہلے دن کا کورس ضلعی ناظم مفتی ضیاء اللہ کی دعا سے اختتام پذیر ہوا۔

۱۴ اگست صبح ۸ بجے جامع مسجد مجیدی نورنگ میں حافظ ذبیح اللہ ادہمی اور حافظ محمد رضوان کی تلاوت قرآن پاک اور شہید الرحمٰن کی نعتیہ کلام کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی نے سوالات وجوابات کا سلسلہ شروع کیا۔ تقریباً ۴۰۰ طلبا نے مقابلے میں بھرپور اور جوش وجذبے سے حصہ لیا۔ پہلی دوسری اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طلبا کو خاص انعامات جبکہ ختم نبوت انعام گھر مقابلے میں شریک تمام طلبا کو انعامات سے نوازا گیا۔

اختتامی تقریب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی سرپرست اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، ضلعی ناظم اعلیٰ شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم، ضلعی ناظم مولانا مفتی ضیاء اللہ، ختم نبوت کے ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان، سابق ضلعی جنرل سیکرٹری مولانا بشیر احمد حقانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نوجوان نسل کو دینی علوم سے روشناس کرانا ہماری اولین ترجیح ہے، والدین اپنے بچوں کی اچھی تربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں، ختم نبوت انعام گھر مقابلے منعقد کرنے کا مقصد نوجوان نسل کو دینی علوم سے آراستہ کرنا ہے موجودہ دور میں غیر مسلم قوتیں اُمت مسلمہ میں انتشار پھیلانے میں مصروف ہیں اور اس کے لئے آلۂ کار قادیانی بنے ہوئے ہیں سوشل میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا پر نوجوان نسل کو راہ راست سے گمراہ کیا جارہا ہے لیکن ہم اُن کے عزائم کو خاک میں ملائیں گے نوجوان نسل کے ایمان کو بچانا اور اُن کے دلوں میں عشق نبوی کا جذبہ پیدا کرنا ہمارا مشن ہے اتنی کثیر تعداد میں اسکول، کالج اور دینی مدارس کے طلبا اور طالبات نے حصہ لے کر دین دشمن قوتوں کو پیغام دیا ہے کہ ہم ہر حال میں حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ کے نقش قدم پر چل کر قادیانیوں اور دین دشمن قوتوں کا ہر میدان میں مقابلہ کریں گے، انہوں نے والدین پر زور دیا کہ اپنے بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی علوم پر توجہ دی جائے تاکہ نوجوان نسل دین اسلام کی اشاعت اچھی طریقے سے کرسکیں، انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ختم نبوت کا مضمون نصاب تعلیم میں جلد از جلد شامل کیا جائے، انہوں نے مزید کہا کہ قادیانی اسلام اور پاکستان کے خطرناک دشمن ہیں حکومت کو چاہئے کہ اس کے خلاف سخت سے سخت کاروائی کی جائے کیونکہ موجودہ وقت میں پاکستان کو جن گھمبیر حالات کا سامنا ہے اُس میں قادیانی ملوث ہیں شرکاء نے اس امر پر شدید افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک جانب عالم اسلام دین اسلام کی سربلندی کے لئے کوشاں ہے جبکہ دوسری

طرف ہالینڈ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے نعوذ باللہ شائع کرنے کے مقابلے منعقد ہو رہے ہیں۔ عالمی برادری اور اسلامی ممالک اس مذموم حرکتوں کے خلاف فوری ایکشن لے اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی سے خود کو محفوظ رکھیں وگرنہ بھرپور انداز میں ملک گیر احتجاجی تحریک چلائیں گے۔

مولانا ظہور احمد نقشبندی، حافظ شبیر احمد اور مولانا عبدالمجید فاروقی، مولانا محمد امجد طوفانی، شفیع اللہ سپرلی خیل سمیت و دیگر علمائے کرام، ڈاکٹر حضرات، وکلاء برادری اور عمائدین علاقہ نے بھی شرکت کی۔ اختتامی دعا سے قبل طلبا کا ان کے مزاج کے موافق خوب اکرام کیا گیا۔ اس کے بعد ۱۴؍اگست جشن آزادی کے حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لکی مروت کے ضلعی ناظم مولانا مفتی ضیاء اللہ، ختم نبوت کے ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی، ناظم تبلیغ مولانا محمد طیب طوفانی، ناظم اطلاعات صاحبزادہ امین اللہ، ناظم دفتر مولانا ماسٹر عمر خان، مولانا ظہور احمد نقشبندی، حافظ شبیر احمد اور مولانا عبدالمجید فاروقی کی قیادت میں ختم نبوت آزادی امن واک کیا جو کہ تورنگ کے مختلف بازاروں سے ہوتے ہوئے ختم نبوت چوک میں جلسہ عام کی صورت اختیار کر گیا۔ مفتی ضیاء اللہ کے مختصر خطاب کے بعد اسلام اور وطن عزیز کی سلامتی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔

نماز عصر کے بعد ضلعی ناظم مالیات مولانا محمد ابراہیم ادہمی اور مولانا محمد گل نے حافظ ہاؤس تاز حافظ آباد میں پرچم کشائی کرکے مختصر خطاب اور دعا فرمائی۔ ☆☆

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی منتظمہ کا اجلاس

ملتان (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی منتظمہ (عاملہ) کا اجلاس ۲۱؍جولائی مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عزیز الرحمن جالندھری دامت برکاتہم، مولانا اللہ وسایا، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد راشد مدنی، مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی شریک ہوئے۔ مجلس کے زیر اہتمام چلنے والے مدارس میں بعض مقامات پر اساتذہ کرام اور مبلغین کے عزل ونصب کی توثیق کی گئی۔ پرمٹ، علی پور، میرپور خاص، نواب شاہ، گوجرانوالہ کے دفاتر کی جزوی تعمیر و مرمت اور رنگ وروغن کی اجازت دی گئی۔ کوئٹہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا اور اس پر مسرت کا اظہار کیا گیا۔ آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس چناب نگر جو ۲۵، ۲۶؍اکتوبر کو منعقد ہوگی، میں تمام دینی جماعتوں کی مرکزی قیادت کی شرکت کو یقینی بنانے کی مرکزی رابطہ کمیٹی کو ہدایت کی گئی، نیز اس سلسلہ میں آج تک ہونے والی پیش رفت پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ مبلغین سے متعلق ملک کو چار زون میں تقسیم کیا گیا اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا مفتی راشد مدنی، مولانا عزیز الرحمن ثانی پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی اور تمام مبلغین کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے اپنے سیکٹر کے انچارج کو یومیہ کارکردگی کی اطلاع فون پر دیں اور ہر ماہ اپنی تبلیغی سرگرمیوں سے مرکزی دفتر کو تحریراً آگاہ کریں۔

۱:... کراچی، حیدرآباد، میرپور خاص، تھرپارکر، نواب شاہ، سکھر اور کوئٹہ کے مبلغین مولانا قاضی احسان احمد کو اپنی سرگرمیوں کی یومیہ اطلاع دیں گے کہ آج کے دن (مثلاً) درس، ملاقاتیں، تقسیم لٹریچر، تقسیم ہفت روزہ ختم نبوت، ماہنامہ لولاک وغیرہ۔

۲:... رحیم یار خان، بہاول پور، بہاول نگر، ساہیوال، خانیوال اور مظفر گڑھ کے مبلغین مولانا مفتی محمد راشد مدنی کو مطلع رکھیں گے۔

۳:... لاہور، شیخوپورہ، اوکاڑہ، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، منڈی بہاؤالدین کے انچارج مولانا عزیز الرحمن ثانی ہوں گے۔

۴:... ڈیرہ غازی خان، ڈیرہ اسماعیل خان، پشاور، اسلام آباد، راولپنڈی، سرگودھا اور جھنگ کے مبلغین اپنی سرگرمیوں سے محمد اسماعیل شجاع آبادی کو مطلع فرمائیں گے۔

ماہ ستمبر کو ماہ ختم نبوت کے طور پر منایا جائے گا۔ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے تاریخ ساز فیصلہ جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا کی یاد میں کانفرنسیں، سیمینارز، کنونشنز، جلسے اور پروگرام رکھے جائیں، جن میں تمام مسالک، دینی وسیاسی جماعتوں کے راہنماؤں، ایم این ایز، ایم پی ایز اور سینیٹرز جو دستیاب ہوں کو بلا کر عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم فیصلہ کے تقاضوں سے قوم کو باخبر کیا جائے اور اسمبلی کے فیصلہ پر عملدرآمد سے متعلق حکومت سے مطالبات کئے جائیں۔ اجلاس مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء

قومی اسمبلی کا تاریخی فیصلہ

قسط:۲

آغا شورش کاشمیریؒ

آج پھر قادیانیت کے مسئلے کو ایک تحریک کی شکل دینے کے لئے دفتر چٹان لاہور میں مقامی علماء وزعماء کا ایک اہم اجلاس ہوا، جس میں سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔ اس میں اجلاس کو ایک وسیع شکل دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ گورنمنٹ کالج، اسلامیہ کالج اور ایم اے او کالج کے طلبا نے احتجاجی مظاہرے کئے۔ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنا چاہی تو پولیس والوں نے آنسو گیس چھوڑ کر انہیں منتشر کر دیا۔ یونیورسٹی نیو کیمپس کے ہوسٹلوں میں سے قادیانی طلبا کو مسلمان طلبا نے نکال کر بھگا دیا۔ لاہور کے تجارتی مراکز میں ہڑتال رہی اور نصف دن کے بعد تمام مارکیٹیں بند ہوگئیں، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج، فاطمہ جناح میڈیکل کالج، انجینئرنگ یونیورسٹی اور دوسرے تمام کالجوں کی اسٹوڈنٹس یونینوں نے ربوہ کی جارحیت کے خلاف احتجاج کیا اور قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ کئے جانے کا مطالبہ دہرایا۔ جمعہ کے روز تمام کالج احتجاجاً بند رہے۔ تمام شہر میں مرزائیت کے خلاف غم وغصہ کی لہریں دوڑ رہی تھیں، تمام ہوسٹل بند کر دیئے گئے۔ قادیانی طلبا بھاگ گئے، پنجاب یونیورسٹی کو ماتحت کالجوں سمیت غیر معین عرصے کے لئے بند کر دیا گیا کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے ہوسٹل سے قادیانی طلبا کو نکال دیا اور ان کے بند کمروں سے سامان اٹھا کر نذر آتش کر دیا گیا، بیپیرز سائنس کالج وحدت روڈ سے بھی مسلمان طلبا نے قادیانی طلبا کو فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ انجینئرنگ یونیورسٹی کے طلبا نے ایک مرزائی کی کار کو نذر آتش کر دیا۔ فائر بریگیڈ نے آگ پر قابو پانا چاہا تو طلبا نے خشت باری کی ایک کار جل کر راکھ ہوگئی۔ دو گھنٹے تک جی ٹی روڈ پر ٹریفک بند رہا۔ مسٹر جاوید ہاشمی سابق صدر پنجاب اسٹوڈنٹس یونین نے طلبا کو پُرامن رہنے اور احتجاج کو منظم کرنے کی تلقین کی۔ مسٹر رامے وزیر اعلیٰ پنجاب نے واقعہ ربوہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا۔ چیف جسٹس سردار محمد اقبال نے اس غرض سے مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی کو تحقیقاتی افسر مقرر کیا ہے۔ راقم نے مقامی زعماء کے ساتھ شہر کا دورہ کیا اور مسلمانوں کے جذبات سے آگاہی حاصل کی، تمام حلقۂ خیال پر مشتمل مجلس عمل قائم کرنے کے لئے مولانا تاج محمود اور مولانا محمد شریف جالندھری کے مشورے سے ملک کے مختلف اکابر کو تار دیئے گئے۔ راقم نے بعض قانونی گزارشات کے سلسلے میں جسٹس کے ایم صمدانی کے علاوہ چیف جسٹس سردار محمد اقبال سے ملاقات کی اور اس سلسلے میں انکوائری کے حدود معلوم کئے اور مسلمانوں کے تمام فرقوں کی طرف سے تحقیقات میں تعاون کا یقین دلایا۔

یکم جون: مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی نے ۳۱ مئی کو تحقیقات کے دائرہ کار کا اعلان کیا۔ مسٹر حنیف رامے نے ایک بیان میں کہا کہ تحقیقاتی رپورٹ کی روشنی میں واقعہ ربوہ کے کسی مجرم کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے ایک بیان میں کہا کہ عوام تحقیقاتی رپورٹ کی اشاعت کا انتظار کریں۔ چوہدری ظہور الٰہی نے واقعہ ربوہ پر قومی اسمبلی میں تحریک التوا پیش کی۔ میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی نے ایک بیان میں کہا کہ مرزائیوں کو سیاسی جماعت قرار دے کر اس پر پابندی لگا دی جائے، کیونکہ ان کی جماعت موجودہ حکومت اور ملک کی سالمیت کے خلاف سازش کر رہی ہے۔ لاہور کی تمام مساجد میں جمعہ کے اجتماعات میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے اور سانحہ ربوہ کے ملزموں کو کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا۔ پیر پگاڑا شریف نے لاہور پہنچ کر مسلم لیگ لائرز سرکل کے افتتاحی اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ واقعہ ربوہ کے نتائج بہت خطرناک ہوسکتے ہیں۔ پولیس نے مسٹر جاوید ہاشمی کو اس ''جرم'' میں گرفتار کر لیا کہ انہوں نے مسلمان طلبا میں قادیانی طلبا کے خلاف اشتعال پیدا کیا اور ان کا سامان جلوا دیا ہے۔ لائل پور کے حالات احتجاج کے عروج پر پہنچ گئے۔ تین سو پچپن اشخاص کو گرفتار کیا گیا، پولیس کی فائرنگ سے ایک شخص

ہلاک اور دو زخمی ہوگئے۔ آنسو گیس کا گولہ لگنے سے ایک شخص انتقال کر گیا۔ مسلمانوں نے زبردست احتجاجی جلوس نکالے، کئی قادیانیوں کے مکان، دکانیں اور پاور لومز وغیرہ جلادی گئیں۔ ایک احمدی مقبول احمد نے رضا آباد میں ایک شخص غلام محمد کو گولی چلا کر شہید کر ڈالا۔ اس فائرنگ سے ایک عورت بھی شدید زخمی ہوگئی، لوگوں نے اس کے مکان پر ہلہ بول کر سامان جلا ڈالا۔ لائل پور کی گلشن کالونی میں سفینہ پرنٹنگ ملز کے قادیانی العقیدہ مالکان کی خوبصورت کار کو بھی نذر آتش کر دیا گیا، ان کا، کار کے علاوہ دوسرا سامان بھی پھک گیا۔ ایک اور قادیانی ظہور احمد کی کوٹھی جلادی گئی، اس کی کار کے علاوہ ہزاروں روپے کا سامان نذر آتش کیا گیا، اس نے مسلمانوں پر گولیاں برسائی تھیں۔ غلام محمد آباد میں مرزائیوں کے متعدد مکان جلادیے گئے اور ان کا سامان آگ میں جھونک دیا گیا، تمام دن مرزائیوں کے مکانوں اور دکانوں کو لوگوں نے ان کی فائرنگ کے جواب میں ایندھن کی طرح پھونکا۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے مرزائیت کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا، زرعی یونیورسٹی کے طلبا نے بھی مظاہرہ کرنا چاہا، لیکن پولیس نے لاٹھی چارج کر کے جلوس کو منتشر کر دیا، عوام کے احتجاج و اضطراب اور غم وغصہ کا دریا ٹھاٹھیں مارتا رہا۔ ان میں زیادہ اشتعال اس سے پھیلا کہ مرزائیوں کے ہر گھر میں اسلحہ تھا اور وہ بے خوف ہوکر مسلمانوں پر فائرنگ کرتے تھے۔ شہر بے قابو ہو گیا تو وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے نے آئی جی پولیس کو حکم دیا کہ وہ لائل پور کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیں، بہاول پور میں مکمل ہڑتال رہی، زبردست احتجاج کیا گیا۔ ایک قادیانی العقیدہ پیٹرولیم سروس پر مشتعل ہجوم نے پتھراؤ کر کے مظاہرہ کیا۔ مسٹر فرید پراچہ صدر پنجاب یونیورسٹی اسٹوڈنٹس یونین نے سرگودھا میں حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دے اور مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ کر دے، ورنہ طلبا تحریک چلانے پر مجبور ہو جائیں گے۔ شاہ کوٹ میں مکمل ہڑتال رہی۔ گجرات میں زبردست احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ شاہ کوٹ میں مکمل ہڑتال ہوئی۔ وزیر آباد میں زبردست مظاہرہ ہوا۔ میانوالی میں طلبا نے ہڑتال کی اور جلوس نکالا۔ شہر میں کشیدگی بڑھ گئی۔ پولیس گشت کر رہی ہے۔ تمام ضلع کی تحصیلوں سے مرزائی دم دبا کر بھاگ رہے ہیں۔ رحیم یار خان میں احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے منتشر ہونے کا حکم دیا۔ عوام مشتعل ہوگئے۔ انہوں نے شاہی روڈ کے ایک قادیانی ہوٹل اور بجلی کی ایک دکان پر خشت باری کی۔ پولیس نے آنسو گیس چھوڑی، ہجوم نے پان کی ایک دکان کو آگ لگادی۔ پولیس نے جامع مسجد غلہ منڈی میں بھی گیس کے گولے چھوڑے، چند مظاہرین گرفتار کیے گئے۔ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن نے واقعہ ربوہ پر شدید احتجاج کیا۔ بھکر میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ علاقے میں دفعہ ۱۴۴ لگادی گئی۔ گورنمنٹ کالج کے طلبا نے ایک پُرامن جلوس نکالا۔ ایک زبردست جلسہ عام کیا گیا۔ چشتیاں میں طلبا نے جلوس نکالا، انتظامیہ نے روکنا چاہا، نتیجتاً پولیس اور طلبا میں مڈبھیڑ ہوئی، جو نصف گھنٹہ جاری رہی، آٹھ طلبا گرفتار کیے گئے۔ اس پر باقی طلبا نے مورچہ لگا دیا تو انہیں فوراً رہا کر دیا گیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا پتلا جلایا گیا، شہر نے اگلے روز مکمل ہڑتال کی۔ عارف والا میں زبردست جلوس نکلا۔ ایک قادیانی ڈاکٹر خالد ہاشمی کی دکان پر ہلہ بول دیا اور فرنیچر وغیرہ کو آگ لگادی۔ اگلے روز پھر جلوس نکالنے کا اعلان کیا گیا۔ پسرور میں مکمل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ خانیوال میں احتجاج جاری ہے۔ ساہیوال میں نماز جمعہ کے بعد جلوس نکالا گیا۔ ٹاؤن ہال میں جلسہ ہوا، لوگوں نے اپنے مطالبات کا اعادہ کیا۔ چنیوٹ کی احمدیہ مسجد پر مسلمانوں نے قبضہ کرلیا، اس کا نام مسجد ختم نبوت رکھا۔ تمام شہر نے وہیں نماز جمعہ ادا کی۔ تحریک طلبا اسلام کے مرکزی صدر ملک رب نواز نے دو گھنٹے تک تقریر کی، اس کے بعد ستر ہزار افراد پر مشتمل جلوس نکالا گیا۔

ڈپٹی کمشنر اور ایس پی جھنگ نے پریس کانفرنس میں انکشاف کیا کہ ربوہ، لالیاں اور نشتر آباد کے اسٹیشن ماسٹروں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ حافظ آباد میں زبردست احتجاجی اجتماع ہوا اور ملحقہ قصبات میں عظیم مظاہرے کیے گئے۔ اکثر جگہ مرزائیوں کی مختلف دکانوں کو جلایا گیا۔ سیالکوٹ میں زبردست مظاہرے کیے گئے۔ ظہور الحق سینیٹر کو بعض افراد نے چاقوؤں سے زخمی کرنا چاہا، اس کے دفتر کو آگ لگادی۔ حافظ آباد اور گوجرانوالہ کے مابین ٹریفک معطل ہوگیا۔ عوام نے احمدی مسجد گوجرانوالہ کا محاصرہ توڑنے سے انکار کر دیا کہ اس مسجد سے مرزائیوں نے مسلمانوں کے جلوس پر پتھراؤ کیا تھا، تمام مساجد سے احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ پولیس نے لوگوں کو منتشر کرنے کے لئے آنسو گیس استعمال کی۔ یکم جون کو مکمل ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ رات گئے گوجرانوالہ کے حالات بے قابو ہوگئے، مرزائیوں کی آٹھ دکانیں اور پانچ مکان جلادیے گئے۔ اس خرابی کا باعث خود قادیانی تھے، جنہوں نے مسلمانوں کے پُرامن جلوس پر

پتھراؤ کر کے ابتدا کی۔ گوجرانوالہ کے حالات قابو سے باہر ہوگئے۔ راولپنڈی میں احتجاجی جلوس نکالے گئے۔ مسلمانوں نے راولپنڈی اور مری میں مرزائیوں کی دو مسجدوں پر قبضہ کرلیا۔ اسلام آباد میں احتجاجی ہڑتال کی گئی، چھ افراد کو حراست میں لے لیا گیا۔ بہاولنگر کے طلبا نے پُرجوش مظاہرہ کیا۔ مرزائیوں کی دکانوں کو نقصان پہنچایا۔ صوبہ کے تقریباً سب ہی اضلاع کے دیہات وقصبات سے مرزائیوں کے فرار ہوجانے کی اطلاعیں آرہی ہیں۔ حکومت سخت پریشان ہے، مرزائیوں نے مختلف اجتماعات میں شریک ہونے کے لئے اپنے ایجنٹ چھوڑ رکھے ہیں اور لاہور چھاؤنی کے علاقے میں اپنے دو خفیہ مرکز قائم کئے ہیں، جہاں دن میں چار دفعہ ربوہ سے قاصد آتے، خفیہ پیغام لاتے اور خفیہ دستاویز لے جاتے ہیں۔ سیکورٹی پولیس مختلف مقامات پر متعین کردی گئی ہے۔ لاہور آتش فشاں پہاڑ کی طرح خاموش ہے۔ علماء وزعماء مسلمانوں میں گھوم پھر کر انہیں صبر کی تلقین کرتے اور دو ایک روز میں ہونے والی مجلس مشاورت کے فیصلے تک پُرسکون رہنے کی اپیل کرتے ہیں۔ لاہور کو قابو میں رکھنا آسان نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کا لطف وکرم ہے کہ اس کے نوجوان (باستثناء) ہمارے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ قادیانی اسی کوشش میں ہیں کہ خونخوار فساد برپا ہو، نہ جانے کیوں؟

۲ر جون: حکومت پنجاب نے تحفظ امن عامہ آرڈی نینس کے تحت تمام اخبارات ومطابع اور لٹریچر پر پابندی عائد کردی ہے کہ نہ تو واقعہ ربوہ سے متعلق کوئی ردعمل ظاہر کیا جائے، نہ کوئی خبر دی جائے اور نہ کوئی تبصرہ ہو۔ اس حکم کے مطابق ایسی تمام خبروں، تبصروں، بیانوں، اطلاعوں، تقریروں، کارٹونوں اور اظہار خیال وغیرہ کی ممانعت کردی ہے۔ حکومت کی مخصوص اصطلاح کے مطابق فرقہ وار لٹریچر شائع کرنا ممنوع قرار دیا ہے۔ نوائے وقت نے اپنے اداریہ کے دونوں کالم سفید چھوڑ دیئے ہیں۔ اس حکم کے متعلق روایت یہ بیان کی گئی ہے کہ خان عبدالقیوم خان وزیر داخلہ کی ربوہ دوستی کے باعث ایسا ہوا ہے۔ مرزا ناصر احمد نے جنرل انتخابات میں احکامات جاری کئے تھے کہ جہاں پیپلز پارٹی کا امیدوار نہ ہو یا پیپلز پارٹی کے مقابلہ میں خان عبدالقیوم خان کے امیدوار کا پلہ بھاری ہو، وہاں تمام قادیانی خان عبدالقیوم کے امیدوار کا ساتھ دیں۔ صوبہ کے تمام اضلاع میں مرزائیوں سے مسلمانوں کی ناراضی پھیلتی جارہی ہے، اب سرحد، سندھ اور بلوچستان سے بھی ردعمل کی خبریں آنے لگیں ہیں۔ مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی نے اشتہار کے ذریعہ ۵ر جون کو صبح ۹ بجے سے سانحہ ربوہ کی تحقیقات شروع کرنے کا اعلان کیا ہے اور متعلقہ شہادتیں طلب کی ہیں۔

۳ر جون: بعض مرزائیوں کی طرف سے قبول اسلام کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے، وہ مختلف اخباروں میں اشتہار دینے لگے ہیں، سنسر کی شدید پابندیوں کے باوجود صوبہ بھر میں سانحہ ربوہ کا شدید ردعمل موجود ہے۔ پولیس کو اس ردعمل کے تدارک کی خاطر وسیع پیمانے پر گرفتاریوں کے احکام دیئے جارہے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ سانحہ ربوہ نے قادیانیت کے خلاف ولولہ پیدا کردیا ہے اور تحریک تمام ملک میں احتجاج کی شکل اختیار کرچکی ہے۔

۴ر جون: صوبہ کے حالات جوں کے توں ہیں، بعض شہروں میں جزوی ہڑتال ہوئی۔ لاہور کی مسجد وزیر خان میں ایک جلسہ کے انعقاد کا اعلان کیا گیا، لیکن اس سے پہلے آغا شورش کاشمیری، نوابزادہ نصر اللہ خان، چوہدری غلام جیلانی، ملک محمد قاسم، سید محمود احمد رضوی، علامہ احسان الٰہی ظہیر، سید مظفر علی شمسی اور علامہ عزیز انصاری گرفتار کرلئے گئے۔ ان سب کو دریائے راوی کے ریسٹ ہاؤس میں رکھا گیا۔ مولانا عبیداللہ انور مسجد وزیر خان میں پہنچ گئے۔ حاضرین سے خطاب کیا، اس کے بعد لوگوں نے جلوس نکالنے کی کوشش کی، تو پولیس اور ہجوم میں تصادم ہوگیا، آنسو گیس استعمال کی گئی، ہجوم نے بعض جگہ آگ لگادی۔ شب کے آغاز میں زیر حراست راہنماؤں کو رہا کردیا گیا۔ قومی اسمبلی میں واقعہ ربوہ سے متعلق التوا کی سات تحریکیں مسترد ہوگئیں۔ اپوزیشن کے ارکان ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے واک آؤٹ کرگئے۔ اسپیکر نے اعلان کیا کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے آئین میں ترمیم کرنا ہوگی۔ صوبہ کے ہیجان کے پیش نظر وزیر اعلیٰ نے اعلان کیا کہ صورت حال خراب کرنے والوں سے کما حقہ نپٹا جائے گا۔ پنجاب کے علاوہ باقی صوبوں سے بھی مرزائیوں کے خلاف غم وغصہ کی خبریں آرہی ہیں اور احتجاج کے مظاہروں کا زور بندھ چکا ہے۔

۶ر جون: جسٹس صمدانی نے واقعہ ربوہ کی تحقیقات شروع کردی، جن راہنماؤں کو کل گرفتار کیا تھا، ان کے متعلق میاں خورشید انور اور مسٹر تابش الوری نے تحریک التوا پیش کیں، اسپیکر نے مسترد کردیں۔ اپوزیشن نے علامتی واک آؤٹ کیا۔ صوبہ کے حالات اسی طرح بے قابو ہیں۔ بہاولپور اور حضرو میں پولیس نے احتجاجی جلوسوں پر لاٹھی چارج کیا، آنسو گیس پھینکی، اکثر شہروں

میں ہڑتال رہی۔ سرگودھا میں آتش زنی کی وارداتیں ہوئیں، پولیس نے مرزا ناصر احمد سے تفتیشی رابطہ قائم کیا۔

۷؍جون: مرزا ناصر احمد نے ہائی کورٹ میں ضمانت قبل از گرفتاری کی درخواست دی۔ حزب اختلاف کے پارلیمانی گروپ نے حکومت کو پانچ مطالبات پیش کیے، جن میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ بھی کیا تھا۔ نوابزادہ نصر اللہ خان نے ایک بیان میں واقعہ ربوہ کی شدید مذمت کی اور وزیراعظم، وزیراعلیٰ سے سوال کیا کہ انہوں نے اس واقعہ کی مذمت کیوں نہیں کی؟

۸؍جون: مسٹر حنیف رامے نے ایک بیان میں صوبہ کی صورت حال کو ناقابل برداشت قرار دیا۔ میاں طفیل محمد نے ایک بیان میں کہا کہ ربوہ کی ریاست اندر ریاست ختم کی جائے۔ اسلام آباد میں مظاہرین نے زبردست مظاہرہ کیا۔ پولیس نے عوام کو نیشنل اسمبلی تک جانے سے روکا، لاٹھی چارج کیا، آنسو گیس پھینکی۔ لاہور میں نیلا گنبد کی مسجد سے نماز جمعہ کے بعد جلوس نکالا گیا۔ ۳۲ افراد گرفتار کرلئے گئے۔ رحیم یار خان کے علاوہ کئی علاقوں میں آتش زنی کی وارداتیں ہوئیں۔ صوبائی وزیراعلیٰ نے تقریباً دواڑھائی سو علماء کو مدعو کیا۔ ان سب نے وزیراعظم سے کہا کہ ہم قادیانیوں کے سلسلہ میں اپنے موقف سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان ٹریفک پر اوقات شب میں پابندی لگادی گئی۔ ربوہ کی دیواروں پر قادیانیوں نے عبارت درج کی ہے کہ: ’’خدا اپنی فوجوں کے ساتھ آرہا ہے۔‘‘ ظفر اللہ خان نے لندن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے الزام لگایا کہ حکومت پنجاب قادیانیوں کے جان و مال کا تحفظ کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ حکومت اس سلسلے میں غیر جانبدار نہیں ہے۔ عالمی اداروں سے اپیل کی کہ وہ حالات کا جائزہ لینے کے لئے مبصرین پاکستان بھیجیں۔ ایک اور اطلاع ہے کہ ظفر اللہ خان اور ایم ایم احمد وزیراعظم سے ملاقات کے لئے راولپنڈی پہنچ گئے ہیں۔

۹؍جون: ہم اس سلسلے میں مسلسل کوشش کررہے تھے کہ اخبارات پر پابندی کے باعث حالات کا سدھار ممکن نہیں بلکہ افواہیں خراب حالات کا باعث ہوسکتی ہیں۔ وزیراعلیٰ نے تمام سنسر کی پابندیاں ختم کردینے کا اعلان کیا، لیکن صوبہ سندھ کی پابندیاں بدستور قائم ہیں۔ وہاں یہ پابندیاں پنجاب سے پہلے عائد کی گئیں اور اس حکم کے تحت نوائے وقت اور چٹان کے پرچے سندھ کے مختلف اسٹیشنوں پر ضبط کئے جاتے رہے۔ جسٹس صمدانی کی تحقیقات جاری ہے۔ تحریک استقلال کے مرکزی دفتر نے اپنے کارکنوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ قادیانیوں کے خلاف تحریک میں بھرپور حصہ لیں۔

۱۰؍جون: مرزا ناصر احمد نے آل انڈیا ریڈیو کے نشریہ کے مطابق ایسوسی ایٹڈ پریس امریکا کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کے خلاف فسادات بھٹو کی پارٹی نے کرائے ہیں اور اس طرح حکمران جماعت اپنی بگڑی ہوئی ساکھ بحال کرنا چاہتی ہے۔ مرزا صاحب نے مزید کہا کہ خواہ وہ قتل ہوجائیں، لیکن اپنے مسلک سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ بی بی سی نے ایک خصوصی پروگرام میں تسلیم کیا کہ ’’پاکستان میں قادیانی فرقے کے خلاف تحریک کا زور ہے۔ اس سے پہلے قادیانی انگریزوں کے مفاد کی خدمت کرکے اپنا وجود قائم رکھ سکتے تھے۔‘‘ صوبائی وزیروں میں سے کئی ایک نے اپنا لہجہ بدل لیا اور مسلمانوں کی تائید کرنے لگے ہیں۔ مسٹر صادق ملکی وزیر

حضرت عمرؓ والا اسلام چاہیے .... حضرت مولانا زاہدالراشدی مدظلہ

کچھ عرصہ قبل ہمارے ایک محترم سیاستدان نے فرمایا تھا کہ ہمیں مولویوں والا اسلام نہیں چاہیے بلکہ حضرت عمرؓ والا اسلام چاہیے۔ میں نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے عرض کیا تھا کہ میرے بھائی! اتنا اونچا ہاتھ مت مارو، یہ ہمارے بس میں نہیں ہے، ہم سے تو اپنے پڑوس میں ایک چھوٹا سا ’’عمر‘‘ ہضم نہیں ہوا اتنے بڑے ’’عمر‘‘ کے ساتھ کیسے چل سکیں گے؟ اس لئے کہ حضرت عمرؓ ڈنڈے والے خلیفہ تھے، ان کے ہاتھ میں ہر وقت کوڑا ہوتا تھا اور وہ کسی کا لحاظ نہیں کیا کرتے تھے اور ان کے سامنے تو بڑے بڑے نیکوکاروں پر بھی کپکپی طاری ہوجایا کرتی تھی۔ اس لئے کسی صلاح الدین ایوبی، اورنگزیب عالمگیر اور شمس الدین التمش طرز کے حکمران کی بات کرو۔ دوسری گزارش اس حوالے سے میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت عمرؓ بلاشبہ گڈ گورننس میں آئیڈیل تھے اور اپنے پرائے سب ان کی اس تاریخی حیثیت و مقام کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس گڈ گورننس کی بنیاد کس بات پر تھی ہمیں اس کا بھی جائزہ لینا چاہیے۔ میرے سامنے تپائی پر بخاری شریف رکھی ہے، اس میں امام بخاریؒ نے حضرت عمرؓ کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے دو اوصاف کا ذکر کیا ہے اور میرے نزدیک یہی حضرت عمرؓ کی گڈ گورننس کی بنیاد تھی۔

(روزنامہ اسلام، لاہور، ۳؍جولائی ۲۰۰۹ء)

مواصلات نے کہا ہے کہ مسٹر بھٹو اسلام کے اصولوں کے مطابق قادیانی مسئلہ حل کر دیں گے۔ عوام کو ان پر اعتماد کرنا چاہیے۔ ۹؍جون کو ملک کی اٹھارہ دینی اور سیاسی جماعتوں کا مشترکہ اجلاس حضرت مولانا احمد علی کی مسجد و مدرسہ میں منعقد ہوا، جو صبح دس بجے سے ۳ بجے سہ پہر تک جاری رہا۔ اس میں اکثر و بیشتر اکابر نے شرکت کی۔ مولانا مفتی محمود، مولانا یوسف بنوری، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف، نوابزادہ نصر اللہ خان، چوہدری غلام جیلانی اور آغا شورش کاشمیری نے ساری صورتِ حال کا جائزہ لیا، آخر طویل بحث کے بعد شورش کاشمیری کی تحریک و تجویز پر قادیانیوں کے اقتصادی و عمرانی بائیکاٹ کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ چودہ جون کو ملک گیر ہڑتال کی جائے۔ متحدہ جمہوری محاذ نے اگلے روز مکمل ہڑتال کی تائید کی۔

۱۲؍جون: تمام ملک میں قادیانیوں کے اقتصادی اور عمرانی بائیکاٹ کا خیر مقدم کیا گیا اور ولولہ انگیز تحریک پیدا ہوگئی۔ ایک روز پہلے گیارہ جون کو شورش کاشمیری نے وزیر اعظم سے طویل ملاقات کی، انہیں مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کیا، قادیانی مسئلے کی بہ تفصیل وضاحت کی اور انہیں مجلس عمل کے جید علماء سے ملاقات پر آمادہ کیا تاکہ وہ جملہ کوائف سے آگاہ ہوسکیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر اشتہارات کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہوگیا۔ وزیر اعظم کے زیر صدارت اس مسئلہ پر ایک اعلیٰ سطح کا اجلاس ہوا۔ ربوہ میں قادیانیوں کے خود ساختہ ڈپٹی کمشنر اور ایس پی گرفتار کر لئے گئے۔ لائل پور ہول سیل کلاتھ مرچنٹ ایسوسی ایشن نے قادیانیوں کے سماجی بائیکاٹ کا اعلان کیا۔ وزیر اعظم نے ایک روز پہلے تمام علماء سے اپنی ملاقاتیں مکمل کیں۔ گزشتہ شب وزیر اعظم بھٹو کی تقریر نے عوام کو بے حد متاثر کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ جو شخص ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں ہے اور قادیانیوں کا مسئلہ حل کرنے کا شرف ان شاء اللہ! انہیں حاصل ہوگا اور یہی اعزاز انہیں خدا کے حضور سرخرو کر دے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ وہ اس مسئلے کو جولائی کے پہلے ہفتے میں قومی اسمبلی کے سامنے پیش کر دیں گے اور پارٹی کے ارکان پر کسی عنوان سے کوئی دباؤ نہیں ڈالا جائے گا۔ وزیر اعظم کی اس نشری تقریر کو لوگوں نے جوق در جوق سنا اور تحسین و ستائش کا اظہار کرتے ہوئے اس تاثر کا اظہار کیا کہ وزیر اعظم نے صحیح طریق کار منتخب کیا ہے۔ مسٹر بھٹو نے ۱۸؍جون تک لاہور میں ٹھہرنے کا فیصلہ کیا۔ ظفر اللہ خان نے لندن میں عزیز احمد سے ملاقات کی۔ مولانا محمد یوسف بنوری نے ۱۶؍جون کو لائل پور میں مجلس عمل کا اجلاس طلب کیا۔ اسلامی جمعیت طلبا نے اپنے صدر مسٹر ظفر جمال بلوچ اور دوسرے عہدیداروں کی قیادت میں تحریک کو رواں دواں کرنے کا فیصلہ کیا اور والہانہ طور پر منہمک ہوگئے۔

۱۴؍جون: آج تمام ملک میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبے کی حمایت میں ہڑتال ہوئی، اتنی بڑی ہڑتال اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی، اس ہڑتال کو ریفرنڈم سے تشبیہ دی گئی۔ مسجد وزیر خان میں ایک زبردست جلسہ ہوا جس میں مولانا عبدالستار خان نیازی، نوابزادہ نصر اللہ خان، شورش کاشمیری، سیّد مظفر علی شمسی، مولانا عبیداللہ انور، علامہ احسان الٰہی ظہیر اور سیّد محمود احمد رضوی نے معرکہ آرا تقریریں کیں۔ اپوزیشن کے ارکان نے بھی عام ہڑتال کے سلسلے میں اسمبلی کے امروزہ سیشن کا بائیکاٹ کیا۔ ایئر مارشل اصغر خان نے کہا کہ ہم برسر اقتدار آ گئے تو قادیانیوں کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں گے۔ دوسرے تمام صوبوں میں قادیانیوں کے مکمل بائیکاٹ کی تحریک پھیل چکی ہے۔ سرحد اور بلوچستان کے مرزائی بھاگ کر ربوہ میں پناہ لے رہے ہیں۔ راولپنڈی، اسلام آباد اور گجرات میں ۲۷ ممتاز علماء گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس ان کے مکانوں میں دیواریں پھاند کر داخل ہوئی۔ ان علماء میں حضرت مولانا غلام اللہ خان اور سیّد محمود گجراتی شامل ہیں۔ مولانا غلام اللہ خان کی گرفتاری کے خلاف راولپنڈی میں زبردست احتجاج کیا گیا۔ اپوزیشن قومی اسمبلی سے واک آؤٹ کر گئی۔

۲۰؍جون: سرحد اسمبلی نے اتفاق رائے سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سفارشی قرارداد منظور کی ہے۔ تمام ملک میں قادیانیوں کے بائیکاٹ کی تحریک زور پکڑ چکی ہے۔ ارباب عالم صدر اسٹوڈنٹس یونین نشتر میڈیکل کالج ملتان نے جسٹس صمدانی کی عدالت میں بیان دیتے ہوئے انکشاف کیا کہ قادیانیوں نے ملک میں مارشل لاء لگوانے کے لئے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ہنگامہ کیا تھا۔ لائل پور اور گوجرانوالہ کے ضلعی افسروں سے معلوم ہوا کہ لاہور سے ایک قادیانی العقیدہ بریگیڈیئر ان کے پاس جاتا رہا کہ وہ اپنے شہر کو اس کی تحویل میں دے دیں، لیکن انہوں نے صوبائی حکومت کے احکام کی عدم موجودگی میں ایسا کرنے سے انکار کیا۔ راولپنڈی کے جن علماء کو گرفتار کیا گیا تھا، انہیں رہا کر دیا گیا ہے۔

(جاری ہے)

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

تبلیغی اسفار

دارالعلوم قطبیہ سیدو باغ: دارالعلوم کے بانی مولانا ولی اللہ عباسی ہیں، جو موجودہ حضرت مسکین پوری دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز ہیں۔ باہمت عالم دین ہیں، مدرسہ میں مقامی و مسافر اڑھائی سو سے زائد طلبا کرام زیر تعلیم ہیں۔ حفظ کے طلبا کو حفظ کے ساتھ عصری تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ مولانا ثناء اللہ نائب مہتمم ہیں دونوں حضرات کے حکم پر مدرسہ میں حاضری ہوئی اور کچھ دیر مدرسہ میں رہے۔

انوارالعلوم کنڈیارو: کنڈیارو نیشنل ہائی وے پر معروف قصبہ ہے۔ مولانا محمد ادریس سومرو اپنے والد محترم مولانا محمد قاسم کی سرپرستی اور برادر صغیر مولانا سلیم اللہ سومرو کی رفاقت میں انوارالعلوم کے نام سے مدرسہ چلا رہے ہیں، جہاں دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق ہوتے ہیں۔ مولانا محمد ادریس سومرو مدظلہ تقریباً تیس ہزار سے زائد کتب کی لائبریری کے بانی و مالک ہیں۔ راقم نے مولانا محمد ادریس، مولانا سلیم اللہ سے تفصیلی ملاقات کی جبکہ مولانا قاضی احسان احمد نے طلبا و اساتذہ سے خطاب فرمایا۔

جامع مسجد خانواہن میں ختم نبوت کانفرنس: ۲۸ رجولائی ظہر کی نماز سے پہلے جامع مسجد خانواہن میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد تجمل حسین، مولانا محمد قاسم سومرو، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی (راقم) نے خطاب کیا۔ خانواہن میں اگرچہ قادیانیت نہیں لیکن مضافات میں اس کے جراثیم موجود ہیں۔ مقررین نے قادیانیوں کا اقتصادی و معاشی بائیکاٹ کرنے کی عوام سے اپیل کی۔

مدرسہ مخزن العلوم پھلّ: پھلّ شہر میں مولانا مفتی جاوید الرحمٰن صدیقی مدظلہ کی امارت و اہتمام میں مخزن العلوم کے نام سے دینی ادارہ کام کررہا ہے۔ اس کی بنیاد ۱۹۶۰ء میں مرشد الموحدین مولانا عبدالعزیز بھانڈویؒ کی دعا سے رکھی گئی۔ اس وقت مدرسہ میں ۲۵۸ طلبا کرام زیر تعلیم ہیں، جن میں ۱۴۸ طلبا مسافر ہیں، جن کی تمام ضروریات مدرسہ کے ذمہ ہے۔ مولانا مفتی جاوید الرحمٰن کی سرپرستی میں چودہ مدارس و مساجد دین کی خدمت میں مصروف ہیں، مفتی صاحب کے حکم پر ساڑھے دس سے ساڑھے گیارہ بجے تک مولانا قاضی احسان احمد اور راقم کے بیانات ہوئے، جس میں شہر کے بھی بہت سے افراد نے شرکت کی۔

شہداد پور میں ختم نبوت کانفرنس: اسی روز بعد نماز عشاء شہداد پور کی سنہری مسجد میں ختم نبوت کانفرنس جامعہ دارالعلوم الحسینیہ کے شیخ الحدیث مولانا سلیم مدظلہ کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں مولانا تجمل حسین، مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کا انتظام مقامی نوجوانوں نے کیا۔ رات کا قیام دارالعلوم الحسینیہ میں رہا جو اندرون سندھ کا قدیمی ادارہ ہے، جس میں سینکڑوں طلبا زیر تعلیم ہیں۔ دورۂ حدیث شریف سمیت تمام اسباق ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ جامعہ کو قیامت تک آباد وشاداب رکھیں۔

مولانا شجاع آبادی حیدرآباد کے دورہ پر

حیدرآباد (مولانا توصیف احمد) مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی دو روزہ تبلیغی دورہ پر حیدرآباد تشریف لائے، جہاں آپ نے ۳۰ رجولائی کو ظہر کی نماز کے بعد جامع مسجد سبحان اللہ ہالہ ناکہ میں مولانا قاری گلزار احمد کی دعوت پر ظہر کی نماز کے بعد تقریباً پون گھنٹہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر خطاب فرمایا، جس میں سینکڑوں کی تعداد میں عوام اور علماء کرام نے شرکت کی۔ مولانا مفتی محمد عرفان، قاری شمس الدین، قاری محمد اعظم گھمن اور قاری خالد محمود سمیت کئی ایک علماء کرام نے خصوصی شرکت کی۔ قاری گلزار احمد نے مولانا شجاع آبادی کے اعزاز میں ظہرانہ دیا جس میں مذکورہ بالا علماء کرام شریک ہوئے۔

جامع مسجد بلال کمہار کالونی میں جلسہ: اسی روز عشاء کی نماز کے بعد کمہار کالونی کی جامع مسجد بلال میں جلسہ ختم نبوت منعقد ہوا، جس کی صدارت جامعہ مفتاح العلوم کے استاذ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن آرائیں نے کی۔ جلسہ سے مولانا توصیف احمد اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔

مفتی محمد عرفان مدرسہ امر بالمعروف، مولانا محمد اکرم، مولانا نیاز احمد، مولانا حمید اللہ، قاری محمد شعیب نے خصوصی شرکت کی۔ مولانا محمد عمران نے مولانا شجاع آبادی کے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا، جس میں مذکورہ بالا علماء کرام کے علاوہ کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ جامع مسجد بلال کی انتظامیہ کمیٹی کے سربراہ جناب محمد امتیاز آخر تک پروگرام کی زینت رہے۔ رات آرام وقیام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر آنوبھان میں رہا۔

۳۱ رجولائی کو صبح نو بجے مدرسہ سیدنا صدیق اکبر نورانی بستی میں قاری خالد محمود علی پوری نے علماء شہر کو مولانا سے ملاقات کی دعوت دی اور علماء کرام کے اعزاز میں ناشتہ کا اہتمام کیا۔ علماء کرام نے مجلس کی خدمات کے حوالہ سے کئی ایک سوالات کئے۔ مولانا شجاع آبادی نے تسلی بخش جوابات دیئے۔

مدرسہ مہک القرآن میں بنات سے خطاب: مولانا شجاع آبادی راقم کی معیت میں حیدرآباد سے ٹنڈو الہیار تشریف لائے۔ جہاں مدرسہ مہک القرآن میں سینکڑوں بنات اور خواتین سے استاذ العلماء مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں خواتین کی ذمہ داری'' کے عنوان پر پون گھنٹہ خطاب فرمایا۔ جامعہ صدیق اکبر کے استاذ الحدیث مولانا مفتی ذوالفقار احمد اور مولانا توصیف احمد نے خصوصی شرکت کی۔ مہک القرآن سے فارغ ہوکر جامعہ صدیق اکبر میں تشریف لائے اور مغرب تک مدرسہ میں قیام رہا۔

مدینۃ العلوم میں ختم نبوت کا جلسہ: ۳۱ رجولائی عشاء کی نماز کے بعد مدرسہ مدینۃ العلوم پٹھان کالونی میں مولانا مفتی مجیب الرحمٰن کی دعوت پر جلسہ ہوا، جس میں شہر کے علماء کرام کے علاوہ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا توصیف احمد نے بھی خطاب کیا۔

حافظ عبدالوہاب جالندھریؒ

حافظ عبدالوہاب جالندھریؒ کے والد محترم جالندھر سے پاکستان ہجرت کرکے آئے اور حافظ آباد کو اپنا مستقر بنایا۔ مسلکاً اہلحدیث مکتب فکر سے تعلق رکھتے تھے، اپنے بیٹے حافظ عبدالوہابؒ کو بھی اپنے مکتب فکر کے مدارس سے تعلیم دلوائی۔ موصوف نے تعلیم وتربیت کے بعد ۱۹۷۰ء میں حافظ آباد میں ختم نبوت کے محاذ کو سنبھالا اور قادیانیوں کو ناکوں چنے چبوائے، جہاں انہیں دن میں تارے نظر آنے لگے۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شعبۂ تبلیغ سے وابستہ ہوگئے، ان دنوں جامع مسجد قدیم کے خطیب مولانا محمد الطاف اعوان کا طوطی بولتا تھا۔ ان کے ساتھ مل کر قادیانیوں کا ناطقہ بند کردیا۔ صرف حافظ آباد شہر میں ہی نہیں مضافات میں بھی قادیانیوں کی غیر قانونی سرگرمیوں کا بھرپور طریقہ سے تعاقب شروع کردیا۔ مولانا محمد الطافؒ اسلاف کی خدمات کا نمونہ تھے اور ''احقاق حق اور ابطال باطل'' ان کا ماٹو تھا، جہاں کہیں علاقہ میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، نیز عظمت اصحاب واہلبیت رسول کے تحفظ کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ان کی صحبت نے حافظ عبدالوہاب کو کندن بنادیا۔ آخر عمر میں بڑھاپے اور عوارض کے باوجود چاق و چوبند رہتے۔ مجلس کی طرف سے انہیں قوت لایموت کے طور پر وظیفہ ملتا۔ اس پر انہوں نے کبھی بھی اضافہ کا مطالبہ نہیں کیا۔ عرصہ دراز سے مسجد اہلحدیث کے امام وخطیب چلے آرہے تھے، وہاں بھی ان کا کوئی مشاہرہ مقرر نہیں تھا۔ رمضان المبارک میں اللہ کی رضا کے لئے قرآن پاک سناتے، کبھی خواہش کا اظہار نہیں کیا کہ ان کی بھی ضروریات ہیں، ان کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ مجھے نہیں معلوم کہ اہلحدیث حضرات ان کی کیا خدمت کرتے تھے؟ کرتے بھی تھے یا نہیں۔ اس کا راقم کے سامنے انہوں نے کبھی بھی اظہار نہیں کیا۔ گفتگو اور تقریر میں کھرا پن تھا۔ جسے حق سمجھا ڈنکے کی چوٹ کہہ دیا۔ چاہے انہیں حق گوئی کے جرم میں کتنا ہی سزایاب ہونا پڑا۔ جمعیت اہلحدیث کی مرکزی قیادت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ ان کا تعلق اس حصہ کے ساتھ رہا جو اینٹی گورنمنٹ تھا، جناب میاں فضل حقؒ، علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ کے ساتھیوں میں سے تھے۔ جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں تمام دینی جماعتیں ٹکڑے ٹکڑے ہوگئیں تو میاں فضل حقؒ، جنرل ضیاء الحق کے ہم نوا بن گئے، جبکہ ہمارے حافظ صاحب حکومت مخالف۔ اس کے باوجود انہوں نے میاں صاحب مذکور کے خلاف کوئی محاذ آرائی نہیں کی، جبکہ علماء احناف مولانا محمد الطافؒ کی وجہ سے حافظ صاحب کے ہم نوا تھے۔ اگر وہ چاہتے تو میاں فضل حق اور ان کے رفقاء کے خلاف بہت بڑا محاذ کھڑا کرسکتے تھے۔

قادیانیت کے شرور وفتن کے مقابلہ میں جب اہلحدیث حضرات ان کے شانہ بشانہ نظر نہ آتے تو اس پر ضرور کڑھتے اور ان سے مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا محمد

ابراہیم میر سیالکوٹی کے طرز کو اپنانے کی توقع رکھتے، وہ جس طرح خود ظاہر و باطن کے ایک تھے۔ دوسروں سے بھی یہی توقع رکھتے لیکن ان کے ہم مسلک ان کی توقعات پر پورے نہ اترتے تو اس پر وہ گرم ہوجاتے اور اس کا اظہار انہوں نے کئی مرتبہ راقم کے سامنے بھی کیا۔ راقم انہیں ٹھنڈا کرنے کی کوشش کرتا۔

ہر سال چناب نگر کانفرنس میں تشریف لاتے اور پہلی نشست میں وہ گرجتے۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ان کی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بن گیا۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ان پر یہ دھن سوار ہوتی کہ فلاں چک میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیاں ہیں ان کا توڑ کیسے کیا جائے؟

۱۸/اگست کو جناب ماسٹر رشید اختر نے جو ان کے دکھ سکھ کے ساتھی تھے ان کی وفات کی اطلاع دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عصر کی نماز کے بعد آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی مجلس کی نمائندگی مولانا محمد عارف شامی، قاری عبدالغفور آرائیں، مولانا احمد سعید اعوان اور دیگر بہت سارے دوستوں نے کی۔

لاہور میں تین روزہ مصروفیات

مولانا عزیز الرحمن ثانی سلمہ کا فون آیا کہ تین دن کے لئے لاہور آجائیں تاکہ آل پاکستان ۳۷ ویں سالانہ ”ختم نبوت کانفرنس“ چناب نگر کے دعوت نامے مدعوین کی خدمت میں پیش کیے جائیں۔ راقم ۱۴/اگست کو صبح آٹھ بجے بلال ڈائیوو کے ذریعہ سوار ہوا اور ظہر کی نماز جامع مسجد عائشہ لاہور میں باجماعت ادا کی۔ نماز، کھانے سے فارغ ہوکر شیڈول تیار کیا۔ معلوم ہوا کہ اہالیان لاہور ۱۴/اگست کو یوم آزادی مناتے ہیں اور سڑکوں پر ہڑبونگ اور طوفان بدتمیزی ہوتا ہے۔ نیز جن جماعتوں کے راہنماؤں اور لیڈروں کو ملنا ہے وہ بھی آزادی کے حوالہ سے منعقدہ کسی نہ کسی پروگرام میں ہوں گے۔ چنانچہ ملاقاتیں ۱۵/اگست پر رکھ دی گئیں۔

جامع مسجد حنفیہ نجف کالونی: اقبال ٹاؤن کے خطیب مولانا محمد غازی مدظلہ ختم نبوت کے شیدائی و فدائی ہیں۔ سیاسی طور پر مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم کے جیالے ہیں۔ اصلاحی تعلق خانقاہ سراجیہ سے ہے۔ حضرت خواجہ صاحب نور اللہ مرقدہ کے مسترشدین میں سے ہیں۔ ان کی مسجد حنفیہ میں عشاء کی نماز کے بعد ”تحریک آزادی میں علماء دیوبند کا کردار“ کے عنوان پر راقم کا تقریباً پون گھنٹہ خطاب ہوا۔

مختلف جماعتوں کے زعماء سے ملاقاتیں:

تقریباً آٹھ بجے صبح جماعت اسلامی پاکستان کے ناظم اعلیٰ جناب لیاقت بلوچ ہمارے دفتر کے ہمسایہ ہیں۔ ان سے ملاقات ہوئی۔ بعدازاں حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ کی جمعیت کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالرؤف فاروقی سے ملے جو ”ماہنامہ مطالعہ بین المذاہب“ کے ایڈیٹر ہیں۔ اور کامونکی میں ادارہ چلا رہے ہیں، ادارہ کے مقاصد میں سے اہم ترین مقصد یہود و نصاریٰ کے عقائد و عزائم سے نسل نو کو آگاہ کرنا ہے، بہت اچھے خطیب ہیں۔

علامہ ساجد میر کی خدمت میں حاضری:

علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ مناظر ختم نبوت علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے عزیزوں میں سے ہیں۔ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی مرزا قادیانی کی ذریت خبیثہ کے مقابلہ میں مناظر اور مصنف تھے۔ ”شہادۃ القرآن فی حیات عیسیٰ علیہ السلام“ ان کی علمی صلاحیتوں کا شاہکار ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسے کئی مرتبہ شائع کرنے کی سعادت حاصل کرچکی ہے۔ اس شہرۂ آفاق کتاب کی اشاعت کا حکم قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے فرمایا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق نائب امیر حضرت سیّد نفیس الحسینیؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت اقدس کی دلی خواہش کا مجھے علم ہوا تو میں نے سیالکوٹ کا سفر کیا۔ حضرت میر صاحبؒ کا دروازہ کھٹکھٹایا تو حضرت مولانا کے بھتیجے مولانا عبدالقیوم میرؒ والد محترم علامہ ساجد میر باہر نکلے تو میں نے حضرت اقدس کی خواہش کا تذکرہ کیا تو مولانا گھر تشریف لے گئے اور کتاب لے کر آئے جس کے سرورق پر لکھا ہوا تھا کہ: ”کوئی کتنا بدلحاظ کہے، کتاب نہیں دینی چاہئے۔“ اس کے باوجود انہوں نے حضرت والد کے احترام میں کتاب دے دی تو کتاب لے کر حضرت شاداں و فرحاں حضرت رائے پوریؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت والا نے اس کی کتابت و طباعت کا حکم فرمایا، جتنا حصہ کتابت ہوجاتا تھا وہ میر صاحب کی خدمت میں پروف ریڈنگ کے لئے بھیج دیا جاتا۔

بہرحال علامہ صاحب کی خدمت میں راوی روڈ لاہور پر واقع ان کے سیکرٹریٹ میں مولانا ثانی کی معیت میں حاضر ہوئے۔ سوئے قسمت کہ علامہ صاحب سے ملاقات نہ ہوسکی اور دعوت نامہ ان کے دفتر میں چھوڑ کر آگئے۔

(جاری ہے)

معتمد اور غیر معتمد تفاسیر

آج کل جدیدیت کا دور ہے، عصری اداروں کا پروردہ ہر چیز میں جدت کا متقاضی ہے، اس چیز کو دیکھتے ہوئے کئی ایک ملحدین اور متجددین نے تفسیر بالرائے کو اپنا وطیرہ بنایا اور وہ تفسیریں عصری علوم کے حاملین وطالبین کے نظر میں پسندیدگی کی سند لینے لگی، جس سے سادہ لوح مسلمان بھی ان کے دام تزویر میں آنے لگے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مولانا فضل محمد صاحب (استاذ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی) نے ان تمام ملحدین اور متجددین کی تفسیروں کو سامنے رکھ کر قرآن وسنت کی نصوص، صحابہ کرامؓ کے اقوال اور ائمہ مجتہدین کی تصریحات کی روشنی میں ان کے ابطال اور ان کی تفسیر بالرائے کے نقصانات کو واضح فرمایا۔ چونکہ یہ مضمون اپنے موضوع کی بنا پر طویل ہوگیا تو انہوں نے اس کا نام ”معتمد اور غیر معتمد تفاسیر“ رکھ کر اسے کتابی شکل میں شائع کر دیا۔ افادۂ عام کی غرض سے اس مضمون کو قسط وار ہفت روزہ ”ختم نبوت“ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

(۳۷)

حضرت مولانا فضل محمد یوسف زئی مدظلہ

اصلاحی صاحب کا شاذ نظریہ نمبر۲۰

﴿کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾

(آل عمران:۳۷)

ترجمہ: ”جس وقت آتے اس کے پاس زکریا حجرے میں پاتے اس کے پاس کچھ کھانا۔“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

امین اصلاحی صاحب نے اس آیت کا مفہوم غلط رخ پر ڈالا ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

﴿وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾ سے حضرت مریم کے غیر معمولی روحانی کمال کا اظہار ہورہا ہے کہ حضرت زکریا جیسے صاحب کمال بھی ان کے پاس جاتے تو ان کے کمال روحانی کے نفحات محسوس کرتے یہاں تک کہ ایک روز وہ استعجاب وتحسین کے طور پر یہ بھی پوچھ بیٹھے کہ اے مریم! یہ چیزیں تمہیں کہاں سے حاصل ہوتی ہیں۔

رزق سے مراد یہاں حکمت ومعرفت ہے۔ قرآن نے وحی وہدایت کے لئے یہ لفظ ایک سے زیادہ مقامات میں استعمال کیا ہے۔ تورات اور انجیل میں بھی یہ تعبیر موجود ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد مشہور ہے کہ آدمی صرف روٹی سے نہیں جیتا بلکہ اس کلمے سے جیتا ہے جو خداوند کی طرف سے آتا ہے۔ آگے والی آیت میں آرہا ہے کہ حضرت زکریا حضرت مریم کی علم ومعرفت کی باتوں سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے پیرانہ سالی میں، بیوی کے بانجھ ہونے کے باوجود، اپنے لئے بھی ایسی ہی اولاد صالح کی دعا مانگی۔ ظاہر ہے کہ حضرت زکریا جیسے صاحب معرفت کو سیب وانگور والا رزق اس درجہ متاثر نہیں کرسکتا تھا کہ وہ یہ کرشمہ دیکھ کر اولاد کی دعا شروع کردیں۔

اس طرح کی باتیں ارباب کمال کے ہاں کوئی خاص درجہ ومرتبہ نہیں رکھتی ہیں۔ حضرت زکریا جیسے صاحب کمال تو متاثر ہوسکتے تھے تو کسی ایسے ہی رزق روحانی سے متاثر ہوسکتے تھے جو خود ان کی اشتہائے روحانی کو بھی بھڑکا دے، جس کو دیکھ کر وہ بھی عش عش کر اٹھیں اور جو ان کے اندر بھی یہ تمنا پیدا کردے کہ کاش ان کی نسل سے بھی کوئی اس کمال کا حامل اٹھے۔

﴿اَنّٰی لَکِ هٰذَا﴾ (یہ چیزیں تمہیں کہاں سے حاصل ہوتی ہیں؟) بغرض استفسار وتحقیق نہیں بلکہ بطور استعجاب وتحسین کے ہے، جب کسی کا کمال اس کی عمر کے اعتبار سے بہت زیادہ اور متکلم کے گمان وخیال سے بہت بڑھ کر ہو تو اس طرح کا استعجاب قدرتی ہے۔ یہ استعجاب اظہار تحسین کا ایک اسلوب ہے۔ اس سے حضرت زکریا کی تواضع اور قدردانی کا بھی اظہار ہورہا ہے کہ اپنی ایک زیر تربیت لڑکی کو، جس کی عمر ابھی کچھ بھی نہیں ہے، اس کی صلاحیتوں پر کس فیاضی سے داد دے رہے ہیں۔ حضرت مریم کا جواب ﴿هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ﴾ بھی اس کم سنی میں ان کی پختگی عقل کا شاہد ہے کہ انہوں نے اس سب کو اللہ کا فضل واحسان قرار دیا، اس کو اپنے زہد وریاضت کا کرشمہ نہیں قرار دیا۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ﴾ ہمارے نزدیک حضرت مریم کے جواب کا حصہ نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ (تدبر قرآن، ج:۱، ص:۶۸۰)

تبصرہ:

امین احسن اصلاحی صاحب قرآن مجید کے ظاہر کو چھوڑ کر رزق سے کھانے کی اشیاء کے بجائے روحانی علوم ومعرفت مراد لے رہے ہیں عام مفسرین نے ان سے ظاہری کھانے اور پھل فروٹ مراد لئے ہیں چنانچہ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

﴿وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا﴾ قال مجاهد وعكرمة وسعيد بن جبير وابو الشعثاء وابراهيم النخعي والضحاك وقتادة والربيع بن انس وعطية العوفي والسدي يَعْنِيْ وجد عِنْدَهَا فَاكهة الصَّيْف في الشِّتَآءِ وفاكهة الشِّتَآءِ في الصَّيْفِ وعن مجاهد "وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا" اى علْمًا او قال صحفًا فِيْها عِلْمٌ والاول اصح وَفِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى كَرَامَات الأولياء.

(ابن کثیرؒ ج:۱،ص:۳۶۰)

ترجمہ: ”مجاہد وعکرمہ اور سعید بن جبیر اور ابوالشعثاء اور ابراہیم نخعی اور ضحاک اور قتادہ اور ربیع بن انس اور عطیہ عوفی اور سدی ان سارے مفسرین نے کہا ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم کے پاس آتے تو گرمیوں کے پھل سردیوں میں اور سردیوں کے پھل گرمیوں میں پاتے تھے۔ مفسر مجاہد سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت مریم کے پاس صحیفوں کا علم پاتے تھے لیکن پہلا قول صحیح ہے اور اس قصہ سے یہ دلیل ملتی ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامات ثابت ہیں۔

امین اصلاحی صاحب نے ظاہر قرآن اور اسلوب کلام کو نظر انداز کر کے روحانی علوم اور معرفت مراد لیا ہے اس سے ان کا مقصد یہ ہے کہ حضرت مریم کے اس قصہ سے کوئی کرامت اور مافوق الفطرت کرشمہ ثابت نہ ہوجائے اور یہی ان حضرات کا مقصد عظیم ہے کہ کرشماتی امور، کرامات اور معجزات سے دور بھاگتے ہیں یہاں مجاہد کے صحیح قول کو چھوڑ کر غیر صحیح اور شاذ قول کی طرف چلے گئے حالانکہ تمام مفسرین نے معروف ومتبادر مفہوم بیان کیا ہے کہ یہ کھانے کے ظاہری اشیاء تھیں۔ حضرت سید یوسف بنوری رحمہ اللہ نے بھی اصلاحی صاحب پر یہاں تنقید فرمائی ہے۔

اصلاحی صاحب کا شاذ نظریہ نمبر۲۱

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ﴾ الخ (آل عمران آیت:۸۱)

ترجمہ: ”اور یاد کرو جب خدا نے تم سے نبیوں کے بارے میں میثاق لیا۔“ (ترجمہ اصلاحی صاحب) اور جب لیا اللہ تعالیٰ نے عہد نبیوں سے۔“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

اوپر دونوں ترجموں میں واضح فرق ہے اصلاحی صاحب نے اپنے ایک خاص مقصد کے تحت غلط ترجمہ کیا ہے ان کا مقصد یہ ہے کہ یہاں اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے کوئی میثاق نہیں لیا تھا بلکہ بنی اسرائیل سے میثاق لیا تھا چنانچہ اصلاحی صاحب اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

یہاں یہ مطلب نہیں ہے کہ انبیاء سے میثاق لیا گیا بلکہ یہ مطلب ہے کہ انبیاء کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا یہ میثاق جیسا کہ آیت میں ذکر ہے اس بات کے لئے تھا کہ بنی اسرائیل چونکہ کتاب وحکمت کے حامل اور امین بنائے گئے تھے اس وجہ سے ان کے اس منصب کا فطری تقاضا یہ ہے کہ جو انبیاء آئیں خاص طور پر آخری نبی جب آئیں تو سب سے آگے بڑھ کر ان پر ایمان لائیں اور ان کی مدد کریں۔ (تدبر قرآن،ص:۷۳۵)

تبصرہ:

علامہ ابن کثیرؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”يُخْبِرُ تعالىٰ انّه اخذ مِيْثَاق كلّ نَبِيِّ بَعَثَهٗ مِن لدن آدمَ عليه السَّلام إلٰى عيسىٰ عليه السَّلام لَمَهْمَا آتى اللّٰهُ احدهُمْ مِنْ كِتَاب وَحِكْمَةٍ وَبَلَغ اَىَّ مبلغ ثُمَّ جآءَ رَسُوْلٌ مِنْ بَعْدِهٖ لَيُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَيَنْصُرَنَّهٗ وَلَايمنعه مَا هُوَ فيه مِنَ الْعِلْمِ وَالنُّبُوَّةِ مِنْ اِتّبَاع من بعث بعده ونصرته۔“ (ابن کثیرؒ ج۱ص:۳۷۷)

یعنی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اس نے حضرت آدم سے لیکر حضرت عیسیٰ تک ہر نبی سے عہد لیا کہ جب بھی اللہ تعالیٰ ان نبیوں میں سے کسی نبی کو کتاب وحکمت عطا کرے اور وہ ایک مقام تک پہنچ جائے اور پھر اس کے بعد کوئی رسول مبعوث ہوجائے تو یہ نبی ان پر ایمان لائے گا اور اس کی مدد کرے گا اور اس نبی کے پاس جو علم ونبوت ہوگی وہ اس نئے نبی کی اتباع اور نصرت و مدد کے لئے رکاوٹ نہیں بنے گی۔

(ابن کثیر ا ص ۳۷۷)

اس عبارت سے بالکل واضح ہے کہ یہ عہد انبیاء کرام سے لیا گیا تھا اور ان نبیوں کے ذریعہ سے ان کے ماننے والوں سے کہا گیا کہ ہر نبی نے اپنی قوم کو آنے والی نبی کی اتباع کی وصیت کی۔ علامہ قرطبی نے لکھا ہے کہ سعید بن جبیر اور قتادہ اور طاؤس اور سدی اور حسن بصری نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام سے وعدہ لیا کہ وہ ایک دوسرے کی مدد ونصرت کریں اور ایک دوسرے کی تصدیق کریں اور ایمان کی ترغیب دیں۔ شیخ طاؤس فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر پہلے آنے والے نبی سے عہد لیا کہ وہ آنے والے نبی پر ایمان لائیں۔ (تفسیر قرطبی، ج:۴،ص:۱۲۴)

(جاری ہے)

ٹھٹھہ میں مبلغین ختم نبوت کے خطبات جمعہ

کراچی ... (مولانا عبدالحئی مطمئن)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کا وفد ۵ رذوالحجہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۷ اراگست ۲۰۱۸ء کو بیانات جمعہ کے سلسلہ میں اندرون سندھ ضلع وتحصیل ٹھٹھہ کے مضافات میں گیا۔

وفد میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، کراچی کے مبلغ مولانا عبدالحئی مطمئن، اسٹیل ٹاؤن کے مسؤل مولانا محمد جنید اسحاق، لانڈھی ٹاؤن کے مسؤل حافظ محمد عبدالوہاب پشاوری، حلقہ سلطان آباد کے حافظ رمیز شہزاد اور حافظ محمد شفیق شامل تھے۔

مکلی شہر میں واقع مدرسہ قاسم العلوم الہاشمی میں مقامی احباب امام وخطیب مولانا عبدالقادر، ناظم الامور قاری عبدالجبار اور دیگر حضرات نے وفد کا استقبال کیا اور حافظ محمد فرحان کی رہبری میں متعینہ مساجد کی طرف تشکیل کی۔

مدرسہ قاسم العلوم الہاشمی مکلی شہر کی جامع مسجد میں مولانا محمد جنید اسحاق نے بیان کیا۔ مولانا قاضی احسان احمد نے جامع مسجد حدیبیہ ۱۰۳ موری میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا جامع مسجد حدیبیہ کی سنگ بنیاد امام الاولیاء شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور قطب الاقطاب برکۃ العصر حضرت مولانا شیخ محمد زکریا کاندھلویؒ مہاجر مدنی کے مرید، حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ کے شاگرد رشید اور پیر طریقت حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی کے خلیفہ مجاز ۹۴ سالہ بزرگ عالم دین، اذکار اسلاف حضرت مولانا سائیں حبیب اللہ نے ڈالی، اپنی پیرانہ سالی کے باوجود حضرت سائیں مسجد کی بھرپور سرپرستی کر رہے ہیں، مسجد کے خطیب جید عالم دین مولانا مفتی عبدالخالق بحسن و خوبی اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جامع مسجد مدنی گیل موری میں مولانا عبدالحئی مطمئن نے بیان کیا۔ جامع مسجد مدنی کے خطیب جمعیت علماء اسلام کے ضلعی رہنما، مدرسہ قاسم العلوم مکلی کے مہتمم، معروف سماجی شخصیت حضرت مولانا غلام نبی ہیں۔ علاقہ بھر میں حضرت کی بھرپور تعلیمی اورفلاحی خدمات کا وسیع دائرہ کار ہے۔

جامع مسجد عبدالحکیم خشک گوٹھ میں حافظ محمد عبدالوہاب پشاوری نے اور جامع مسجد درویش گوٹھ میں حافظ رمیز شہزاد نے بیان کیا۔ علماء کرام نے اپنے خطابات میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، ۷ رستمبر ۱۹۷۴ء کے عظیم الشان دن کے تاریخی فیصلے، علماء امت کی قربانیاں، حیات عیسیٰ علیہ السلام جیسے اہم عنوانات پر روشنی ڈالی۔

علماء کرام نے اس وقت کی نازک صورت کا ادراک کرتے ہوئے حکومت وقت سے مطالبہ کیا کہ ہالینڈ حکومت سے سفارتی سطح پر ٹھوس احتجاج کیا جائے تاکہ وہ اپنے ناپاک اور مذموم ارادہ سے باز رہے۔ اس طرح امن عالم قائم رہے اور انسانی حقوق پامال نہ ہوں، کائنات میں اگر حقوق محفوظ رکھنے کی بات ہے تو سب سے زیادہ حقوق محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں، تمام اجتماعات میں سندھی زبان میں لٹریچر اور شیزان کے بائیکاٹ سے متعلق شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت فیوضہم اور شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا فتوی بھی تقسیم کیا گیا۔

الحمدللہ! علماء کرام نے مجلس کے مبلغین کی شبانہ روز کوششوں کو سراہا اور آئندہ بھی تعاون جانبین سے جاری رکھنے کا مضبوط عندیہ دیا، رب کریم قبول فرمائے۔

تحفظ ختم نبوت وفد کی جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کی شاخ دادا باد چلیا ضلع ٹھٹھہ میں حاضری:

شرکاء وفد کی ملاقات جامعہ کے نائب نگراں قاری محمد فاروق سے ہوئی وفد کی قیادت اور راہنمائی علاقہ کے عظیم عالم دین مولانا غلام نبی کر رہے تھے۔ نماز عصر سے قبل چائے کا دور ہوا، بعد نماز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا تفصیلی انقلابی درس ہوا، جس میں طلبا کے سامنے عقیدۂ ختم نبوت کے اہم موضوع پر خطاب لاجواب کیا۔ رب کریم اس محنت و کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

لا نبی بعدی

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ بطحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا!

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا!

ہالینڈ کی پارلیمنٹ کی طرف سے گستاخانہ خاکوں کی نمائش کا اعلان پوری دنیا کے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ

توہین رسالت دنیا کی سب سے بڑی دہشت گردی

غیور مسلمان ایسی ناپاک جسارت کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے

اپیل

علماء کرام خطبات جمعہ میں بھرپور صدائے احتجاج بلند کریں نیز غیور مسلمان پرامن جلسوں، جلوسوں مظاہروں اور ریلیوں کے ذریعے حضور ﷺ کے ساتھ وفاداری کا ثبوت دیں اور حکومت پر دباؤ ڈالا جائے کہ وہ ہالینڈ اور اس کے معاون ممالک کا سفارتی، اقتصادی اور معاشرتی بائیکاٹ کرے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

35979280